http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۶ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۸ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۰

قادیانیت کی حقیقت

تحریفِ بائبل اور اس کا وقوع

آؤ دیوانگی مانگیں

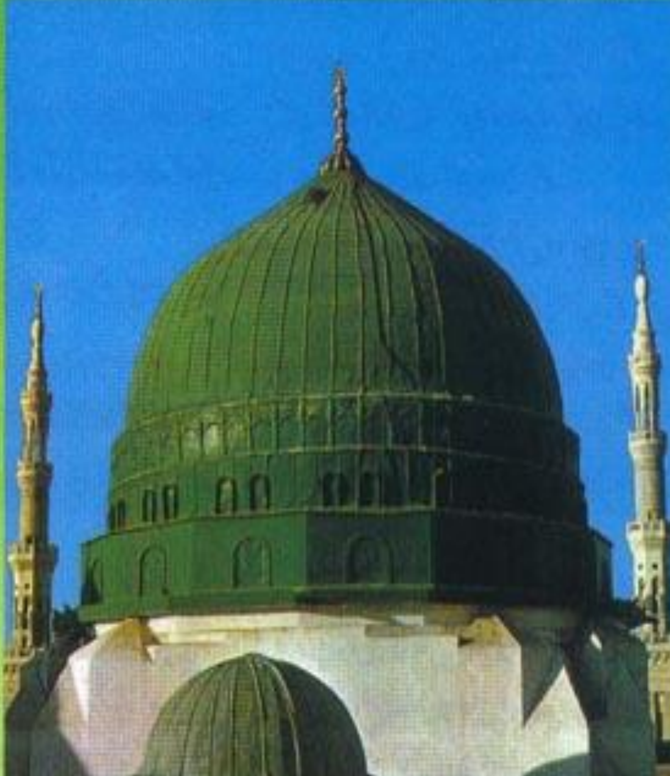

عدمِ برداشت کا علاج

تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسئلہ ختم نبوت

قیمت: ۵ روپے

کلیجی حلال ہے :

س :...... میں بی اے فرسٹ ایئر کی طالبہ ہوں اور ہمارے پروفیسر صاحب ہمیں اسلامک آئیڈیالوجی پڑھاتے ہیں اسلامی آئیڈیالوجی والے پروفیسر بتا رہے تھے کہ قرآن شریف میں کلیجی کھانا حرام ہے' کلیجی چونکہ خون ہے اس لئے کلیجی حرام ہے اور حدیث میں کلیجی کو حلال کہا ہے تو کیا واقعی کلیجی حرام ہے ؟

ج :...... قرآن حکیم میں بہتے ہوئے خون کو حرام کہا گیا ہے' جو جانور کے ذبح کرنے سے بہتا ہے۔ کلیجی حلال ہے۔ قرآن کریم میں اس کو حرام نہیں فرمایا گیا ہے۔ آپ کے پروفیسر صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

حلال جانور کی اوجھڑی حلال ہے :

س :...... گائے یا بکرے کی بٹ (اوجھڑی) کھانا جائز ہے ؟ اور اگر کھانا جائز ہے تو لوگ بولتے ہیں کہ اس کے کھانے سے چالیس دن تک دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

ج :...... حلال جانور کی اوجھڑی حلال ہے چالیس دن دعا قبول نہ ہونے کی بات غلط ہے۔

گردے' کپورے اور ٹڈی حلال ہے یا حرام :

س :...... جب کہ ہمارے معاشرے میں لوگ بکرے کا گوشت عام کھاتے ہیں' اور لوگ بکرے کے گردے بھی کھاتے ہیں' آپ یہ بتائیں کہ یہ گردے انسان کے لئے حرام ہیں یا حلال ؟ میرے دوست کہتے ہیں کہ بکرا حلال ہے کپورے حلال نہیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ مکڑی بھی حلال ہے ؟ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

ج :...... گردے حلال ہیں' کپورے حلال نہیں' ٹڈی دل جو فصلوں کو تباہ کر دیا کرتے ہے وہ حلال ہے۔ مکڑی حلال نہیں ہے۔

بکرے کے کپورے کھانا اور خرید و فروخت کرنا :

س :...... کیا کپورے کھانا جائز ہے ؟ آج کل بازاروں اور ہوٹلوں میں کئی لوگ کھاتے ہیں' ان کا اور بیچنے والوں کا عمل کیسا ہے ؟

ج :...... بکرے کے خصیے کھانا مکروہ تحریمی ہے' اور مکروہ تحریمی حرام کے قریب قریب ہوتا ہے اور جو حکم کھانے کا ہے وہی کھلانے اور بیچنے کا بھی ہے اس لئے بازار اور ہوٹل میں اس کی خرید و فروخت افسوسناک غلطی ہے۔

کتا پالنا :

س :...... کتا پالنا شرعاً کیسا ہے ؟

ج :...... جاہلیت میں کتے سے نفرت نہیں کی جاتی تھی' کیونکہ عرب کے لوگ اپنے مخصوص تمدن کی بنا پر کتے سے بہت مانوس تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے دل میں اس کی نفرت پیدا کرنے کے لئے حکم فرمادیا کہ جہاں کتا نظر آئے اسے مار دیا جائے۔ لیکن یہ حکم وقتی تھا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی بنا پر صرف تین مقاصد کے لئے کتا رکھنے کی اجازت دی :

(۱) شکار کے لئے' (۲) غلہ اور کھیتی کے پہرے کے لئے یا ریوڑ کے پہرے کے لئے (اگر مکان غیر محفوظ ہو تو اس کی حفاظت کے لئے رکھنا بھی اسی حکم میں ہوگا) ان تین مقاصد کے علاوہ کتا پالنا صحیح نہیں۔ انگریزی معاشرت کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو اب بھی کتے سے نفرت نہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی ناپسندیدگی کے علاوہ بھی شوق سے کتا پالنا کوئی اچھی چیز نہیں۔ خدانخواستہ کسی کو کاٹ لے یا باؤلا ہو جائے اور آدمی کو پتہ نہ ہو تو ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ پھر اس کا لعاب اپنے اندر ایک خاص زہر رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے جھوٹے برتن کو سات دفعہ دھونے اور ایک دفعہ مانجھنے کا حکم دیا گیا ہے' حالانکہ نجس برتن تو تین دفعہ دھونے سے شرعاً پاک ہو جاتا ہے باقی کتا نجس العین نہیں اگر اس کا جسم خشک ہو اور کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے۔

کیا صاحب نصاب پر حج فرض ہو جاتا ہے :

س :...... ایک مولانا صاحب کہتے ہیں جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ۵۲ تولہ چاندی ہو وہ صاحب مال ہے اور اس پر حج فرض ہو جاتا ہے یعنی جو صاحب زکوٰۃ ہے اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اسلام کی روشنی میں جواب دیں ؟

ج :...... اس سے حج فرض نہیں ہوتا بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفر خرچ بھی ہو اور غیر حاضری میں اہل و عیال کا خرچ بھی ہو۔ مزید تفصیل "معلم الحجاج" میں دیکھ لی جائے۔

پہلے حج یا بیٹی کی شادی :

س :...... ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ یا تو حج کر سکتا ہے یا اپنی جوان بیٹی کی شادی کر سکتا ہے۔ براہ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ پہلے حج کرے یا پہلے اپنی بیٹی کی شادی کرے' اگر اس نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی تو پھر وہ حج نہیں کر سکے گا ؟

ج :...... اس پر حج فرض ہے' اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۶ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۸ تا ۱۴ اکتوبر | شمارہ ۲۰

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسئلہ ختم نبوت (اداریہ) 4
- قادیانیت کی حقیقت .... (جناب محمد صدیق فضل) 6
- تحریف بائبل اور اس کا تنوع .... (مولانا عبداللطیف مسعود) 9
- آزادی اور کی مانگیں .... (جناب محمد طاہر رزاق) 13
- عدم برداشت کا علاج تعلیمات نبوی کی روشنی میں .... (جناب محمد سعد علوی) 15
- آنحضرت ﷺ کا مقام و مرتبہ .... (جناب محمد ارشد اعوان) 17
- عازمین حج کے لئے بینکوں کی مراعات میں اضافہ .... (ابو شفقت قریشی سماہ) 20
- اسلام اندھیرے میں روشنی کی کرن! .... (سید عرفان علی) 21
- موسیقی اور مسلمان .... (جناب ذیشان حیدر) 23
- ختم نبوت اور جہاد کانفرنس کوئٹہ کی رپورٹ (حافظ سید رحمان) 25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مولانا لال حسین اخترؒ
- مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- مولانا محمد حیاتؒ
- مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
- مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا عبدالرحیم اشعر
- مولانا مفتی محمد جمیل خان
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا منظور احمد الحسینی
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، ۷۷۸۰۳۴۰ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9 9HZ. U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفہ اول سیدنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسئلہ ختم نبوت

۲۱/ جمادی الثانی خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یوم وفات ہے۔ آپؓ ختم نبوت کے تحفظ کے سب سے اولین محافظین میں سے ہیں اس لئے اس مناسبت سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ کے مسیلمہ کذاب کے سلسلے میں جہاد کے تذکرے کو پیش کیا جائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی تحریک کی تاریخ پیش ہو تاکہ امت مسلمہ اس کے مطابق موجودہ جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب نے سو سال سے زائد عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور دیگر مسلمان ہونے والے اپنے قبیلے کے افراد کے ساتھ بیعت کے لئے حاضری دی۔ ایک روایت کے مطابق اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ اس کے بعد کہا کہ مجھے خلافت میں حصہ دیں یا اپنا جانشین بنائیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کھجور کی ٹہنی پڑی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھا کر کہا کہ :

"خلافت یا جانشینی تو دور کی چیز ہے اس میں یہ ٹہنی تجھے نہیں دی جاسکتی۔"

دوسری روایت میں ہے کہ :

"اس نے اس شرط پر بیعت کرنے پر حامی بھری کہ اس کو جانشین بنادیا جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب فرمایا۔"

بہر حال دونوں صورتوں میں سے جو بھی صورت ہو' وہ اپنے قبیلے میں واپس پہنچا اور اس نے خود جھوٹا نبی بننے کا ارادہ کرلیا اور اس کا اعلان کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نبوت میں شریک ٹھہرالیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ نے قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک فرد کو روانہ کیا کہ اس کی تردید کرے' وہ خود وہاں جاکر مرتد ہوگیا اور اس نے اعلان کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھیجا ہے تاکہ مسلمانوں کو اطلاع کریں کہ مسیلمہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت میں شریک ٹھہرالیا ہے۔ اس فتنہ نے بہت تیزی سے کام شروع کیا اور یمامہ اور یمن کے لوگ اس کا اتباع کرنے لگے۔ اس دوران نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرماگئے لیکن مسیلمہ کے بارے میں فرماگئے کہ یہ کذاب ہے۔ اس طرح مسیلمہ کا نام مسیلمہ کذاب پڑگیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی وجہ سے بہت سے لوگ مرتد ہوگئے اور جگہ جگہ فتنوں کا ظہور ہوا۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسیلمہ کذاب نے اسلام کے مختلف احکام کو ختم کرکے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کیا۔ روزہ معاف کردیا' نمازیں تین کردیں' قبلہ کا تعین ختم کردیا' نکاح کی ضرورت کو ختم کردیا اور ہر شخص جو بات کہتا اس کی تائید کرتا تاکہ لوگ اس سے باغی نہ ہوجائیں۔ حالت یہ تھی کہ خود اس کا مؤذن اس کی طرف سے جو اذان دیتا اس میں "اشھد ان یزعم مسیلمہ رسول اللہ" کہتا (میں گواہی دیتا ہوں کہ مسیلمہ گمان کرتا ہے یا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے)۔ مسیلمہ نے پوچھا کہ اس طرح کیوں کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ تم خود ہی یہ دعویٰ کرتے ہو کہ رسول تو میں نہیں اس لئے میں اسی طرح کہتا ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر جگہ جھوٹا کیا۔ اس کو پتہ چلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے تو برکت ہوجاتی ہے' اس نے دو بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرا تو ان بچوں کے سروں کے بال اڑگئے' اس نے بکریوں کے تھنوں پر ہاتھ لگایا تو ان کا دودھ ہی خشک ہوگیا۔ اس نے قحط سالی ختم ہونے کی دعا کی تو کھیتیاں مزید خشک ہوگئیں۔ غرض مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس کی ہر بات جھوٹی ہوئی۔ بے وقوف لوگ اس کا اتباع کرنے لگے اور مختلف شہروں پر حملہ کرکے اس نے یمن میں کافی بڑی حکومت بنالی۔ اس نے تقریباً چار ہزار کا لشکر تیار کرلیا' اس دوران سجاح نامی عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ کردیا اور وہ مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے

لئے ہوگئی۔ مسیلمہ کذاب کو پتہ چلا تو اس کو فکر ہوئی کہ ان دونوں کی لڑائی سے دونوں کمزور ہو جائیں گے۔ اس کے بجائے اتحاد سے دشمنوں خاص کر مسلمانوں کے مقابلے میں مضبوط ہو جائیں گے' اس نے صلح کی بات کے لئے ملاقات کی درخواست کی جو سجاح نے قبول کرلی۔ ملاقات میں مسیلمہ کذاب نے عورت ہونے کے ناطے سجاح کے حسن کی تعریف کرکے اس کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دی کیونکہ جھوٹا پیغمبر عورت کو دیکھ پھسل گیا تھا اور شیطانیت اس پر غالب آگئی تھی' سجاح نے یہ دعوت قبول کرلی اور یہ بھی طے کرلیا کہ وہ اکیلی مسیلمہ کے ساتھ اس کے خیمے میں جائے گی اس ملاقات میں کوئی نہیں ہوگا' مسیلمہ کذاب گناہ کے اس میدان کا پرانا شہسوار تھا' اس نے خوبصورت خیمہ آراستہ کیا' خوشبوؤں سے اس کو معطر کیا' گناہ کے تمام اسباب موجود تھے' جھوٹی نبیہ آئی تو شیطان کذاب کے جال میں پھنس گئی۔ پھر شیطان نے دو جھوٹے نبیوں کا وہ تماشہ دیکھا کہ وہ خود بھی اپنے آپ سے شرما گیا۔ تین دن تک دونوں جھوٹی نبوت کو بھول کر گناہ کی دلدل میں اترتے چلے گئے۔ تاریخ اپنے آپ سے شرماتی رہی' تین دن بعد نشہ اترا تو پتہ چلا کہ سب کچھ کھو دیا لیکن آنکھوں اور عقل کے اندھے پیروکار سمجھتے رہے کہ دونوں جھوٹے نبیوں کی روحیں آپس میں مذاکرہ کررہی ہیں اور دونوں کے فرشتے ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کررہے ہیں اور دونوں کے اندر ایک دوسرے سے ہم کلام ہیں۔ سجاح واپس آئی تو کہا کہ جھوٹے نبی سے جھوٹے نبیہ کا نکاح ہو گیا۔ قوم نے پوچھا کہ مہر میں کیا مقرر ہوا؟ کہنے لگی کہ وہ تو مقرر نہیں ہوا۔ قوم نے ملامت کی کہ بغیر مہر کے نکاح ہوتا ہے؟ کہنے لگی پوچھتی ہوں' پوچھا تو ادھر سے جواب آیا کہ مہر میں دو نمازیں معاف۔ یہ ان دونوں جھوٹے نبیوں کی زندگیوں کی ایک جھلک ہے۔ بہرحال مسیلمہ کذاب نے شیطانیت کے اس سلسلے کو جاری رکھا۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ چاروں طرف بحرانوں میں گھرے ہوئے تھے اس کے باوجود آپ نے بدری صحابہ کرامؓ' مفسرینؒ' محدثینؒ اور بزرگ صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور کہا کہ مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرنا ہے۔ پہلے عکرمہ بن ابو جہلؓ کو روانہ کیا کہ تم اس کے مقابلے کی تیاری کرو' جب تک شرجیلؓ نہ آجائیں جنگ شروع نہ کرنا۔ انہوں نے جلد بازی کی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ پھر شرجیلؓ کو کہا کہ جب تک خالد بن ولیدؓ کا لشکر نہ آجائے تم جنگ شروع نہ کرنا۔ انہوں نے بھی عجلت کی جس کی وجہ سے ان کو بھی پیچھے ہٹنا پڑا۔ آخرکار حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرپرستی میں اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوا' ایک طرف چالیس ہزار کا لشکر' دوسری طرف ایمانی جذبہ سے معمور نہتے مسلمان۔ مسیلمہ کذاب نے ابتدائی فتوحات کی خرمستیوں سے سرشار ہو کر سخت حملہ کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا' بارہ سو سے زائد اصحاب بدرؓ' مفسرینؒ' حفاظؒ' محدثینؒ' قراؒ کرامؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان کا نذرانہ پیش کیا' گھمسان کی جنگ ہوئی' مسیلمہ کذاب کا چالیس ہزار کا لشکر پسپا ہونا شروع ہوا۔ مسیلمہ کذاب بھاگنے لگا' ایک باغ میں چھپنے کے لئے داخل ہوا' مسلمانوں نے اس باغ میں داخل ہو کر اس کو مع اس کے لشکر کے واصل جہنم کیا۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام بحرانوں کے باوجود اتنے صحابہ کرامؓ کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا' جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی تھی۔ یہ صحابہ کرامؓ شہید تو ہو گئے لیکن عقیدۂ ختم نبوت کے پرچم کو بلند کر گئے' امت کے لئے سنت جاری کر گئے کہ جھوٹے مدعی نبوت سے کسی قسم کی صلح نہیں ہو سکتی' ان سے صرف جہاد کیا جائے گا۔ آج ہمیں سنت صدیقی زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ یوسف ملعون روحانیت کے نام پر جھوٹا مدعی نبوت ہے' گوہر شاہی شیطان سے رہنمائی حاصل کرکے روحانیت اور اللہ کے نام پر مہدی بن کر بکواسوں میں لگا ہوا ہے' کبھی حجر اسود کی توہین کرتا ہے' کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی' عتیق الرحمٰن گیلانی احیاء خلافت کے نام پر مہدی ہونے کا مدعی ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ غامدی اور پرویز کے پیروکار انکار حدیث کے عنوان سے اسلام کو ڈھانے کی کوششیں کررہے ہیں لیکن امت مسلمہ کے حکمرانوں کا یہ حال ہے کہ ان لوگوں کو اپنے ممالک میں پنپنے کا موقع دے رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت کی پرورش امریکہ' برطانیہ' جرمنی وغیرہ کررہے ہیں۔ ہمارے حکمران ان سے مرعوب ہو کر ان کو رعایت دے رہے ہیں' جگہ جگہ قادیانی اور گوہر شاہی اپنے مراکز قائم کررہے ہیں' کھلے عام تبلیغ کررہے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین ہو رہی ہے اور امت خاموش بیٹھی ہے' کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ کرنے کا وقت نہیں آیا؟ کیا ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہیں ہے؟ کیا یہ لوگ اسی طرح امت کو گمراہ کرتے رہیں گے؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ گوہر شاہی' یوسف ملعون' عتیق الرحمٰن گیلانی اور غامدی وغیرہ کو آزاد نہ چھوڑا جائے' تمام امت مسلمہ متحد ہو کر ان فتنوں کا سدباب کرے اور سنت صدیقی کو زندہ کرنے کا فریضہ انجام دے۔

قادیانیت کی حقیقت

۱۹۵۸ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام اسلامی ممالک کے مفکرین اور علماء کرام کا بین الاقوامی اجلاس بلایا گیا' جس میں دین اسلام کے خلاف مختلف فتنوں کے سدباب کے علاوہ سب سے مہلک ترین فتنہ قادیانیت اور اس کا سدباب زیر بحث آیا' جس کے نتیجے میں نامور مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (جو اجلاس میں بھی شریک ہوئے) نے فتنہ قادیانیت' محرکات' تدریجی ارتقاء اور قادیانیت کی جسارت و جدت کے بارے میں "القادیانیہ والقادیانیہ" کتاب تصنیف کی بعد ازاں مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم سے اس کا اردو ترجمہ "قادیانیت مطالعہ و جائزہ" کے نام سے کیا جس کو "مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی نے شائع کیا۔ ذیل کا مضمون مولانا موصوف کی اسی کتاب سے ماخوذ ہے ملاحظہ فرمائیں"

انیسویں صدی عیسویں فتنوں کے لحاظ سے اہم صدی ہے جس میں اسلامی ممالک میں دماغی بے چینی' یاس و ناامیدی اور حالات سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا۔ عوام کی عجائب پرستی' معتدل ذرائع اصلاح و انقلاب سے مایوسی' علماء کے وقار و اعتماد کا زوال و تنزل' مذہبی حلقوں کی گرم بازاری اور اس کے نتیجے میں عامیانہ ذوق جستجو اور طبیعتوں کی آزادی فتنوں کے فروغ میں معاون اور سازگار ماحول مہیا کیا۔ اسی دوران فتنہ "قادیانیت" کو انگریز کی سرپرستی میں بڑی تقویت ملی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان :

مرزا غلام احمد کا تعلق نسبی مغل قوم اور اس کی خاص شاخ برلاس سے ہے' کتاب البریہ کے حاشیہ پر مرزا نے خود لکھا کہ :

"ہماری قوم مغل برلاس ہے۔"

لیکن کچھ عرصے کے بعد ان کو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ وہ ایرانی النسل ہے۔"

مرزا قادیانی کے پردادا مرزا گل محمد کی پنجاب میں خاصی جائیداد تھی۔ اس کے بعد اس ریاست کو زوال آیا اور سکھ دیہاتوں پر قابض ہو گئے' یہاں تک کہ مرزا صاحب کے دادا مرزا عطا محمد صاحب کے پاس صرف قادیان رہ گیا۔ آخر میں سکھوں نے اس پر بھی قبضہ کر لیا اور مرزا صاحب کے خاندان کو قادیان سے نکال دیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخر زمانے میں مرزا صاحب کے

مرسلہ : جناب محمد صدیق فضل

والد مرزا غلام مرتضیٰ قادیان واپس آئے۔ مرزا صاحب کا خاندان انگریزی حکومت سے وفادارانہ و مخلصانہ تعلق رکھتا تھا۔

پیدائش تعلیم و تربیت :

مرزا غلام احمد سکھ حکومت کے آخری عہد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے۔

مولوی فضل الٰہی فضل احمد اور مولوی گل علیشاہ سے نحو اور منطق کی کتابیں پڑھیں۔ طب کی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔

بچپن :

مرزا غلام احمد قادیانی بچپن ہی سے نہایت سادہ و دنیاوی چیزوں سے نابلد تھا' گھڑی میں چابی دینا نہیں آتی تھی' جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسہ یعنی عدد سے گن کر وقت کا معلوم کرتا۔ جوتوں میں پیروں کا امتیاز نہیں تھا' دائیں کا جوتا بائیں اور بائیں پاؤں کا جوتا دائیں میں پہن لیتا۔ بار بار پیشاب آنے کی وجہ سے اکثر جیب میں ڈھیلے اور شیرینی سے غیر معمولی رغبت کی وجہ سے گڑ کے ڈھیلے بھی ساتھ رکھتا تھا ۔ مرزا صاحب کو جوانی میں ہسٹریا کی شکایت ہو گئی تھی اور کبھی کبھی ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے۔ مرزا کو ذیابیطس اور کثرت بول کی بھی شکایت تھی ایک جگہ لکھا کہ :

"میں ایک دائم المریض آدمی ہوں' دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل

حال رہتے ہیں۔"

ملازمت اور مشغولیت :

مرزا صاحب نے سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازمت کرلی تھی۔

نکاح اور اولاد :

مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلی شادی ۱۸۵۳ء میں کی جس سے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد ہوئے۔ اس بیوی کو ۱۸۹۱ء میں طلاق دے دی اور دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں دہلی میں نواب ناصر کی بیٹی سے ہوئی' مرزا صاحب کی بقیہ اولادیں تین بیٹے مرزا بشیر الدین محمود' مرزا بشیر احمد (مصنف سیرۃ المہدی) اور مرزا شریف احمد ہوئے۔

وفات :

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا پھر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا تو علماً اسلام نے ان کی تردید و مخالفت شروع کی تردید و مخالفت کرنے والوں میں مشہور عالم مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر "اہل حدیث" پیش پیش اور نمایاں تھے۔ مرزا قادیانی نے ۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار جاری کیا جس میں مولانا کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا :

"اگر میں ایسا ہی کذاب و مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر میں وہ ذلت و حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے' بس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے یعنی طاعون' ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔"

مولانا ثناء اللہ پر کیا ایسی مہلک بیماریوں کا آنا ہوتا بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ اور اسہال کی بیماری میں فوت ہو گیا اور حضرت مولانا ثناء اللہ نے اس کی وفات کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا اور وہ تمام باتیں جو مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے اور مفتری ہونے پر کہی تھیں وہ تمام خود مرزا پر صادق آئیں۔

حکیم نورالدین بھیروی :

فتنہ قادیانیت کی تاریخ میں اہمیت و مرکزیت کے لحاظ سے مرزا صاحب کے بعد حکیم نورالدین بھیروی ہی کا درجہ ہے۔ حکیم نورالدین اپنی زندگی کے بڑے حصے میں ذہنی کشمکش میں مبتلا رہا اس میں شروع ہی سے عقل پرستی کا رجحان پایا جاتا تھا' پہلے وہ مذاہب اربعہ کی تقلید کی بندش سے آزاد ہوا اور وہ خوش اعتقادی' عقلیت اور عدم تقلید کے ساتھ ساتھ "الہامات" اور خوابوں سے بڑا متاثر تھا۔

مرزا غلام احمد کے عقیدے اور تدریجی ارتقا :

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ اپنی کتاب قادیانیت میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کے متعلق اس وقت (۱۳۰۷ھ) تک ہماری معلومات یہ تھیں کہ وہ ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ میں مذہبی کتابوں کے مطالعے میں منہمک ہیں' ان کی جو تصنیف ۱۸۸۰ء کے بعد شائع ہوئی' ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے مطالعہ کا موضوع زیادہ تر کتب مذاہب اور خاص طور پر مسیحیت سناتن دھرم اور آریہ سماج کی کتابیں ہیں۔

براہین احمدیہ اور مرزا کا چیلنج :

براہین احمدیہ کی تصنیف ۱۸۷۹ء سے شروع کی اور مرزا نے وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب میں صداقت اسلام کی تین سو دلیلیں پیش کرے گا لیکن نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔

براہین احمدیہ کے ان چار حصوں میں جو ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک شائع ہوئے ہیں۔ مرزا نے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے کہ الہام کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جاری رہے گا' اس کتاب میں اپنی ذات کے متعلق وہ بار بار اظہار کیا کہ وہ دنیا کی اصلاح اور اسلام کی دعوت کے لئے خدا کی طرف سے مامور اور عصر حاضر کے مجدد ہیں اور ان کو حضرت مسیح سے مماثلت حاصل ہے۔ ۱۸۹۰ء تک نئی نبوت اور نزول وحی سے انکار اور مماثلت مسیح کا دعویٰ تھا۔ ۱۸۹۱ء میں حکیم نورالدین بھیروی نے ایک خط میں مرزا صاحب کو مشورہ دیا کہ وہ مسیح موعود کا دعویٰ کریں۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انبیاً کا اعلان نبوت کسی تحریک و مشورہ سے نہیں ہوتا۔ انبیاً و مرسلین کا معاملہ ان خارجی تحریکات و مشوروں اور رہنماؤں سے بالکل الگ ہے' ان پر آسمان سے

وحی نازل ہوتی ہے' ان کے عقیدے اور دعوت کا سلسلہ کسی تجویز یا رہنمائی کا رہین منت نہیں ہوتا۔

مسیح موعود سے دعویٰ نبوت تک :

مرزا غلام احمد کی تصنیفات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے نبی مستقل اور صاحب شریعت ہونے کے بھی قائل تھے۔ مرزا صاحب کی بعض عبارتوں سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ تناسخ وحلول کے بھی قائل تھے اور ان کے نزدیک انبیأ علیہم السلام کی روح اور حقیقت ایک دوسرے کے جسم میں ظہور کرتی رہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ بھی عقیدہ اور اعلان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں تھیں۔ آگے چل کر لکھا کہ :

"بعثت ثانیہ بعثت اولیٰ سے زیادہ اولیٰ اور کہیں زیادہ طاقتوں کامل اور روشن ہے۔"

انگریزی حکومت کی تائید وحمایت اور جہاد کی ممانعت :

قرآن مجید کی ان روشن تعلیمات اور انبیأ ومرسلین' صحابہ وتابعین اور ان کے تبعین کے اسوۂ حسنہ کے برعکس مرزا غلام احمد جن کو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ اپنے عہد کے طاغوت اکبر انگریز حکومت کی تعریف میں رطب للسان رہا جو اسلامی اقتدار کی سب سے بڑی حریف اور اپنے زمانے میں فساد والحاد کی سب سے بڑی علمبردار تھی۔ مرزا صاحب نے جہاد کے دائمی طور پر منسوخ اور ممنوع ہو جانے کا اعلان کیا اور اس کو اپنے مسیح موعود ہونے کا نشان قرار دیا۔

مرزا غلام احمد کی دشنام طرازی :

انبیأ علیہم السلام اور ان کے تبعین کے متعلق یقین اور تواتر سے معلوم ہے کہ وہ نہایت شیریں کلام' پاکیزہ زبان' صابر ومتحمل' عالی ظرف ہوتے ہیں ان کی زبان کبھی کسی کے دشنام اور کسی فحش کلام سے آلودہ نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے بالکل برعکس مرزا غلام احمد نے تمام انبیأ علیہم السلام' صحابہ کرامؓ تابعینؒ' تبع تابعینؒ کے متعلق دشنام طرازی کی' اپنے مخالفین کو جن میں جلیل القدر علمأ اور عظیم المرتبت مشائخ کے لئے "ذریۃ البغایا" (بدکار عورتوں کی اولاد) کہا۔

ایک پیشگوئی جو پوری نہیں ہوئی :

۱۸۸۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی کی لیکن یہ پیشگوئی اور دعویٰ پورا نہیں ہوا مرزا صاحب نے اس کو اپنے صدق وکذب کا معیار اور اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا تھا جو کہ پورا نہیں ہوا۔

ختم نبوت انعام خداوندی اور امت اسلامیہ کا امتیاز ہے :

یہ عقیدہ کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں۔ ختم نبوت خدا کی طرف سے انعام ہے امت محمدیہ کا امتیاز ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔ اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی ان کی تحریکات اور دعوؤں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچہ اطفال بننے سے محفوظ رہا جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ عقیدۂ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لئے انعام خداوندی ہے۔

قادیانیت کی جسارت اور جدت :

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے' اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کر لیا جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز ومنفصل کرتا ہے۔

دین اسلام جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے' وہ آج بھی دنیا کی عظیم ترین روحانی طاقت ہے اور آج اس کے ساتھ ایک عظیم الشان امت ہے۔ آج بھی وہ ایک تہذیب رکھتا ہے اور بہت سی سلطنتوں اور قوموں کا مذہب ہے۔ اسلام کا آفتاب آج بھی بلند اور روشن ہے اور تاقیامت رہے گا۔ (انشاءاللہ)

☆☆............☆............☆☆

تحریف بائبل اور اس کا وقوع

اللہ کریم نے انسانی ہدایت کے لئے چار کتابیں آسمان سے اتاریں تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر' انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ خدا کے سب سے پیارے نبی ہیں اور سب کے آخر زمانہ میں قیامت تک کے لئے اور ساری مخلوق کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔اسی طرح قرآن مجید خدا کی کامل اور آخری کتاب ہدایت ہے اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہ ہوگی اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ کسی بھی کتاب کی حفاظت کا کوئی وعدہ نہ کیا گیا' اس لئے وہ مخلوق سے بھی ضائع ہو گئیں۔ان کی اصلیت دنیا سے ضائع ہو گئی' اللہ کی آخری کتاب کی حفاظت کا وعدہ قرآن مجید میں ہے کہ : انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون "ہم نے ہی اس کتاب کو اتارا ہے اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے"۔ اس لئے یہ کتاب ہدایت قیامت تک باقی رہے گی اور اصل حالت میں روز ازل کی طرح محفوظ بھی رہے گی۔

سب سے پہلے جو کتاب اتری تھی اس کو تورات کہتے ہیں وہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے اتری جو پانچ حصوں میں تقسیم ہے:

(۱) کتاب پیدائش' (۲) کتاب خروج۔اس میں مصر سے فلسطین تک پہنچنے کے واقعات و حالات درج ہیں کچھ احکام وغیرہ بھی ہیں (۳) حکم احبار' اس میں بنی اسرائیل کے ائمہ اور عہدیداروں کے حالات واحکام یا کچھ شرعی حلال و حرام کے احکام درج ہیں' (۴) گنتی مختلف اعداد و شمار یا کچھ احکام درج ہیں' (۵) کتاب استثنا اس میں تمام شریعت موسوی مندرج ہیں حلال و حرام کے اور دیگر قتل و قصاص وغیرہ کے جملہ احکام ہیں۔ان پانچ کتابوں کے مجموعے کو تورات کہتے ہیں۔

مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

اس کے بعد کچھ رسائل کتب' اسرائیل کے قاضیوں اور بادشاہوں کے حالات' نسب نامے اور کتب بھی منسوب ہیں' جیسے حضرت یونس علیہ السلام کی کتاب دانیال نبی کی کتاب' حزقیل نبی کی کتاب' یرمیاہ اور یسعیاہ کی کتب' اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب زبور ہے جس کے ۱۵۰ ابواب یا چیپٹر یا سورتیں ہیں۔اس طرح یہ کل کتب و رسائل ۳۹ کی تعداد میں ہیں یا کیتھولک کے ہاں ۴۶ کتابیں اس تمام مجموعے کو عہد نامہ قدیم یا اولڈ ٹسٹمنٹ کہتے ہیں۔عربی میں العہد القدیم کہتے ہیں۔اردو میں نیا عہد نامہ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا دور شروع ہوتا اور اس میں مشہور انجیل مقدس ہی تھی' مگر اب اور بھی چیز اکٹھی ہو چکی ہیں۔مثلاً اصل انجیل کی جگہ متی' مرقس' لوقا' اور یوحنا کی چار انجیلیں ہو گئی اور اس کے بعد پولوس نامی آدمی کے پندرہ مکتوب اس کے بعد دیگر حواریوں کے (یعقوب' پطرس' یوحنا' یہوداہ) کے خطوط اور ایک یوحنا عارف کا مکاشفہ جو اسے کشف اور خواب میں آئندہ کے واقعات دکھائے گئے یہ کل ستائیس رسائل ہو گئے۔ جن کے مجموعے کو جدید عہد نامہ یعنی نیو ٹسٹمنٹ کہا جاتا ہے۔پھر اولڈ ٹسٹمنٹ اور نیو ٹسٹمنٹ دونوں کو ملا کر جن کے کل رسائل ۳۹+۲۷=۶۶ ہوتے ہیں اس تمام مجموعے کو یونانی زبان میں بائبل کہا جاتا ہے اور انگریزی میں بھی بائبل ہی کہا جاتا ہے (Holy Bible) یہ بائبل جس کو اکثر لوگ ناواقفیت کی بنا پر ایک ہوا سمجھتے ہیں یہ مع الکتاب جس پر ان کو غلط اہل کتاب کہا جاتا ہے۔ صرف تورات کو بائبل نہیں کہتے اور نہ صرف اناجیل کو بلکہ سب کے مجموعے کو بائبل کہا جائے گا اس کے بعد سمجھ لیجئے کہ اصل حقیقت اور مروجہ بائبل میں بڑا فرق ہے کیونکہ اصل کی طرح ان کی پوزیشن الہامی نہیں ہے بلکہ یہ انسانی ہاتھوں کی کارستانی ہے انجیل تو خدا نے ایک ہی مسیح کو دی تھی مگر ان لوگوں نے اس کو

ضائع کر کے پھر ڈیڑھ سو زائد اناجیل بطور تاریخ و سیرت مسیح کے غلط سلط مرتب کر لیں جن میں موجودہ زمانہ میں یہ صرف چار کے قائل ہیں یوں کچھ ضائع ہو گئیں کچھ الگ الگ طبع ہوتی ہیں مثلاً انجیل تھامس، انجیل برنباس، طفولیت مسیح اور ہو چار ۳۹۷ عیسوی میں رجسٹر ہوئیں اور کئی علاقوں میں اس کے بھی مدت بعد چھٹی صدی میں اور ان کو کسی انسان نے ہی الہامی قرار دے کر عہد نامہ قدیم کے ہم پلہ قرار دیا تھا (ہماری کتب مقدسہ) یہ حقیقت تو چھپ جاتا ہے۔ مسلم اور غیر مسلم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ قرآن مجید محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا۔ حتی کہ خود قرآن اپنی ذاتی گواہی بھی ہے مگر سابقہ کتب نے خود وضاحت نہیں کی کہ یہ کس زبان میں اتری لیکن یہ بات مسلم ہے کہ توراۃ اور زبور عبرانی زبان میں اتری تھیں پھر اس کے بعد لوگوں نے اسے اپنی قومی زبان میں ترجمہ کر لیا۔ اصل متن کے بغیر حتی کہ اصل زبان ہی بھول گئے۔ آج کوئی بھی پادری اصل زبان میں پڑھ نہیں سکتا جبکہ ہمارے بچے بھی اصل متن کی تلاوت کو عربی میں اور حفظ کرتے ہیں کروڑوں حافظ قرآن موجود ہیں۔ لیکن انجیل کا مسئلہ نہایت الجھا ہوا ہے، وہ یوں کہ ہمارا تو ایمان ہے کہ یہ کتاب حضرت عیسیٰ پر حسب سابق اتری تھی، مگر موجودہ عیسائی یہ بات نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ مسیح تو خود خدا تھے ان پر کوئی وحی اترنے کا سوال ہی فضول ہے (اگرچہ یہی حقیقت کہ واقعتاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل بطور وحی اتری تھی جب کہ خود موجودہ انجیل گواہی دیتی ہے) جیسے یوحنا (۱۷: ۸ تا ۱۴ وغیرہ) وہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ اس معاملہ میں قرآن کو غلطی لگی ہے کیونکہ مسیح علیہ السلام پر کسی وحی کا اترنا لا حاصل ہے یہ تو روح القدس کی تاثیر سے الہام ہوتی ہیں۔ مصنفین پر موجودہ اناجیل مسیح کے مدت بعد لکھی گئیں اور متن اور رہنمائی کے لئے نہیں بلکہ یہ تو کاتبوں اور مصنفوں کی ذاتی تحریرات تھی جب کہ لوقا کی ابتدا اس پر گواہ ہے۔ نیز ان کے لفظ الہام بھی ایک مبہم بات ہے اس میں بھی آج تک یہ پھنسے ہوئے ہیں۔ بائبل میں الہام کی کیفیت کیا ہے؟ ایک طرف بائبل کو الہامی بھی کہتے ہیں اور دوسری طرف اسے انسانی تحریر بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر پیٹرسن سائتھ کی کتاب بائبل کا الہام اچھی معلوماتی کتاب ہے۔

بائبل کے حوالہ جات:

ہمارے قرآن مجید کی ترتیب یوں ہے کہ اس کی آیتیں اور سورتیں یعنی آیات اور سورتیں خدا کی طرف سے مقرر ہو کر نازل ہوئیں ہیں، ان کو توقیفی کہتے ہیں۔ یعنی انسانی علم و عقل کا اس میں دخل نہیں بلکہ خدا نے ہی اس کو مقرر کر کے بھیجا ہے۔ ہاں پارے اور رکوع سہولت کے لئے دیئے گئے ہیں۔ چند آیات کا ایک رکوع اور پارہ یعنی تیسواں حصہ، یہ فارسی لفظ ہے جس کا معنی ہے تیسواں حصہ۔ اس طرح منزلوں کا حساب ہے کہ وہ بھی سات دن میں قرآن ختم کرنے کے لئے متعین ہیں مگر بائبل اس سے مختلف ہے اس کی آیات، رکوع وغیرہ بعد میں بنائے گئے پہلے کلام مسلسل ہی تھا، یہ موجودہ ترتیب چودھویں اور پندرھویں صدی عیسوی میں ترتیب دی گئی۔ اس طرح بائبل مع ترتیب کے سب کچھ ہی انسانی کارروائی ہے۔ یہ لوگ عبادت کے ایک خاص ٹکڑے کو درس کہتے ہیں اور چند درسز کو باب یا چیپٹر کہتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں رکوع ہے۔ انہوں نے ہمارے قرآن کی نقل میں یہ کارروائی کی ہے تو کسی جگہ کا حوالہ دینے یا وہ مقام باحوالہ معلوم کرنے کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: (۱) رسالہ کا نام، (۲) باب اور (۳) درس نمبر۔ مثلاً ہم نے کتاب استثنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت والی بشارت دیکھنا ہے تو ہم پہلے کتاب کا نام استثنا پھر اس کا باب پھر آیت نمبر دیکھیں گے جس کا طریقہ یہ ہے: استثنا ۳۳: ۲ یعنی کتاب استثنا کا عنوان باب اور تیسری آیت میں یہ حولہ موجود ہے۔ ہم نے مسیح کی اس تقریر اور وعظ کو ملاحظہ کرنا ہے تو یوں دیکھنا ہے انجیل لوقا باب ۱۱ آیت ۲۸،۲ مختصر یوں ہوگا لوقا ۱۱: ۲۷، ۲۸ اس فارقلیط کا حوالہ چوتھی انجیل کے باب ۴ و ۵ و ۶ میں مذکور ہے (۲) قال، (۲) ہم نے دیکھنا ہے کہ مسیح نے کیا فرمایا تھا تو وہ ہے یوحنا ۱۷: ۸ و ۱۴ یعنی چوتھی انجیل کا سترھواں باب اس کی آیت ۸، ۱۴ تو اس مقام کو دیکھیں گے کہ عہد جدید سے پہلے چوتھی انجیل اور پھر اس کا سترھواں باب نکال کر آیت شماری کر کے آٹھویں اور چودھویں آیت پر ہمیں یہ مطلوبہ حوالہ مل جائے گا۔ غرضیکہ یہ طریقہ ہے حوالہ نکالنے اور پڑھنے

کا۔ اسی طرح آپ پریکٹس کریں ایک آدھ دن میں آپ ماہر بن جائیں گے مگر پہلے رسائل وکتب کی سیٹنگ دیکھ لیں کہ آیا عہد قدیم میں ہے یا جدید میں' کہیں آپ یسوع جو قدیم میں نیو ٹسٹمنٹ میں نہ ڈھونڈتے پھریں اور نہ ملنے پر پریشان ہو جائیں لہذا نہایت توجہ سے کام کتاب' چیپٹر اور ورس نمبر دیکھ بھال کر حوالہ نکالیں اور پیش کریں' اسی طرح یہ بات بھی یاد رہے کہ اناجیل یا بائبل کے ہر صفحہ پر دائیں طرف اور بائیں طرف دو ہندسے لکھے ہیں تو دونوں طرف اس صفحہ کی تشریح ہے اور بائیں طرف اس صفحہ کا آخری نمبر ہے۔ یعنی دائیں طرف کے حوالہ سے صفحہ شروع ہوتا ہے اور بائیں طرف پر ختم ہوتا ہے۔ بائبل کی ورسز ۳۱۱۰۲۷ ہے کل ابواب ۱۱۹ ہیں' قدیم کے ابواب ۲۶۰ اور ورسز ۷۹۵۹' بڑا باب ۱۱۹ پر جس کی ورسز ۱۷۶' اسی طرح وسطی آیت وابواب ۱۱۸ : ۸ اور کل آیات ۱۶۰۰ سال میں مکمل ہوئیں۔

کتب سابقہ کی حالت :

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کتابیں بالکل سو فیصد صحیح اتاری تھیں مگر ان کی حفاظت کا وعدہ نہ فرمایا کیونکہ ان کی رہنمائی ایک خاص وقت تک کے لئے تھی' اس کے بعد آخری اور کامل کتاب قرآن کا دور آنا تھا۔ چنانچہ آخری کتاب کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمایا اور اس کو ہدی للعالمین بھی فرمایا : "الیوم اکملت لکم دینکم "فرمایا اور پہلی کتب کے متعلق آل عمران کے شروع میں فرمایا کہ یہ کتب من قبل تھیں اسی طرح "ما انزل من قبلہ" بارہا فرمایا۔ نیز سورۃ مائدہ کی آیت ۴۴ سے ۴۸ تک ترتیب بیان فرمایا کہ ہم نے توراۃ اتاری تھی جس میں "فیہ ھدی و نور" تھا' پھر انجیل اتاری اس میں بھی نور تھا اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے یہ کتاب مقدس نازل فرمائی لہذا اب یہ قیامت تک ہدیٰ و نور ہے اور کئی مقامات پر و من قبلہ کتاب موسیٰ کو ہدایت نامہ فرمایا پھر پہلی کتب کے متعلق فرمایا کہ ان کی وارث امتوں نے ان کتابوں میں ہر قسم کی تحریف کی"

یکتبون بایدیھم ثم یقولون مؤمن عنداللہ "یعنی وہ اپنے ہاتھ لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ حکم اللہ نے اتارا حالانکہ وہ خدا کا نازل کردہ نہیں بلکہ اس کی اپنی دستی کارروائی ہے' چنانچہ یہی بات عہد قدیم کی کتاب یرمیاہ ۸ : ۸ میں مذکور ہے' اسی طرح عربی بائبل میں لکھا ہے یعنی جبکہ تم نے خدا کے کلام کا محرف کر دیا۔ یرمیاہ ۳ : ۳۶ تو گو شہادت تحریف خود ان کی ذاتی اور اندرونی گواہی ہے۔

تحریف کا مفہوم اور اس کا وقوع :

تحریف کا معنی ہے کسی چیز کا بدل دینا۔ الفاظ کا یا معنی کا تبدیل کر دینا مثلاً ہم مانتے ہیں کہ سابقہ کتب میں یہود و نصاریٰ نے قصداً یا غلط فہمی سے گڑبڑ کی ہے جیسے کہ استثناء ۳۳ : ۲ میں تھا کہ وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا' پہلے یہی ترجمہ تھا کچھ لوگوں نے دس ہزار کی جگہ لاکھوں کر دیا اور بعض نے کروڑوں کر دیا' چنانچہ ۱۸۹۵ء کی بائبل اردو میں اسی طرح ۱۹۰۸'۱۹۱۲ء میں بھی لفظ دس ہزار ہی ہے مگر بعد میں ان لوگوں نے جان بوجھ کر لاکھوں کر دیا۔ ایسا ہی دوسری جگہ عہد جدید کے آخری رسالہ یہوداہ کے آخری خط میں بھی کیا گیا ہے دیکھئے یہوداہ کا محافظ ۱ : ۱۴ یہ الفاظ کی تبدیل ہے یہی تحریف ہے بامثلہ انجیل مرقس کے شروع میں سن آف گاڈ کا لفظ دیا گیا ہے مگر کچھ بائبل میں یہ لفظ نہیں ہے جبکہ "نیو گڈ انگلش بائبل" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اصل دس ہزار ہی ہے۔

الغرض بیشتر مقامات پر واضح تحریف موجود ہے یورپی پادری تو تسلیم کرتے ہیں' مگر دیسی پادری نہیں مانتے۔ یہ لوگ اس لفظ سے نہایت بدکتے اور الرجک ہوتے ہیں۔ بندہ خادم نے آج سے چند برس بیشتر اسی طرف توجہ کی اور عہد جدید کے ۲۹ ورسز کی لسٹ بنا کر "ایڈیٹر کلام حق" کو پیش کی ان ورسز کی وضاحت کی جائے' یہ کہاں کیوں نکالے گئے ؟ تو انہوں نے کلام حق میں نو صفحہ پر یہ وضاحت فرمائی۔ وضاحت کرنے والے پادری جلیل یوسف (راولپنڈی) تھے :

"انہوں نے لکھا کہ یہ آیات پہلے بطور حاشیہ کے تھیں بعد میں کسی کاتب سے متن میں شامل کر دیں۔ یہ جواب کا خلاصہ تھا۔"

بندہ نے جواباً عرض کیا کہ جناب من یہ جواب نہیں بنتا کیونکہ یہ صرف اردو بائبل میں آپ کہہ سکتے ہیں مگر کئی انگلش بائبل میں اب بھی موجود نہیں۔ نیز عربی بائبل میں اب بھی ہو بہو موجود ہیں' اس کی کیا توجیہ ہو گی ؟ اس تفصیلی جواب کا کوئی جواب نہ آیا تو

بندہ نے مزید تفتیش کی تو بالآخر چار صد ورسز تک نوبت پہنچ گئی اب مدت سے پادری حضرات کی خدمت میں گزارش کر رہا ہوں کہ ان کی توجیہ کیجئے ورنہ مان لیجئے کہ واقعی تحریف ہوئی ہے۔ جیسے مرقس کا آخر اور یوحنا ۷: ۵۳ تا ۸: ۱۱ اسی طرح اعمال ۸: ۳۷ اور یوحنا ۷، متی ۲۳: ۵ کا دیا ہوا حوالہ اسی طرح متی ۲: ۲۳ کا کہیں عہد قدیم نشان نہیں ملتا ۵: ۴۴ کو بالکل مختصر کر دیا گیا ہے، ایسے مرقس ۱۱: ۲۶ کا معاملہ ہے، حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہ اخراج اردو سے ۱۹۰۲ کو شروع ہوا اور ۱۹۳۵ء تک چلا گیا اس کے بعد خارج شدہ ورسز کو بریکٹ میں داخل کر لیا گیا، مگر عربی بائبل جوں کی توں ہی رہی اسی طرح لفظی ہیر پھیر تو از حد ہے۔

چنانچہ اوریجن دوسری صدی میں کہتا ہے کہ اناجیل کا اختلاف دیکھ کر انسان کا دماغ گھومنے لگتا ہے، دیکھئے بائبل کا الہام ص ۷۶ تو جب دوسری صدی میں یہ حالت تھی تو اب بیسویں صدی میں کیا حال ہوگا؟ جب یرلس کے دور میں صرف پچاس بائبلز کا اتنا گھمبیر مسئلہ ہے تو شروع سے لے کر اب تک کا خدا ہی حافظ، مگر اس کے باوجود دیسی پادری یہی راگ الاپتے ہیں کہ تحریف کا الزام ملحد اور جاہل مسلمان لگاتے ہیں، مگر حقیقت کا مشاہدہ کر کے فیصلہ کرنا ہوگا کہ بھلا مسلم ہیں یا دیسی پادری؟ دیکھئے برطانیہ والوں نے تو فائیو گاسپلز بھی شائع کر دی ہے۔ جس میں چار مروجہ انجیل اور پانچویں تھامس کو منتفی کہا گیا ہے۔ بندہ حقیر نے طویل محنت کے نتیجہ میں اس مسئلہ کو کلیئر کیا تھا جس کا مقدمہ طبع ہو چکا ہے صفحات ۲۰۰ قیمت ۷۰ روپے اور اصل موازنہ بائبل زیر طبع ہے۔ کتاب سامنے آنے پر بندہ کو امید ہے کہ یہ مسلم غیر مسلم کے سامنے اصل مسئلہ تحریف روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ یہ کتاب عیسائیت کے لئے مستقل گائیڈ ہوگی۔

مسیحی برادران کی خدمت میں برخلوص اپیل:

برادران آپ لوگ مدت سے وطن عزیز میں دین حق کے خلاف محنت کر رہے ہیں، کبھی خط و کتابت کی صورت میں کہ توراۃ زبور پڑھتے حالانکہ ان کو پڑھنے کا حکم نہیں ورنہ سازش سے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلاتے رہے ہیں، کبھی رفاہی اداروں کی صورت میں ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی صورت میں، مشنری اسکولوں کے ذریعہ سے بائبل جو کہ اور تحریف شدہ کتب ہیں کو تعلیم دینے کا پروگرام بن رہا ہے، کبھی مطالبہ ہوتا ہے کہ اسکولوں میں بائبل کو لازمی قرار دیا جائے۔ غرضیکہ اس طریقہ سے آپ معاشرہ میں غلط فضا پیدا کر رہے ہیں آپ کا لٹریچر نہایت اشتعال انگیز ہے، مگر توہین رسالت کے قانون پر بھی تیغ پا ہوتے ہو۔ لہٰذا ان کو بند کر کے حقیقت حال کو اپنایئے اور میری دعوت پر اپنی بائبل کا جائزہ لیجئے! یقین مانیئے کہ اگر آپ دیانتداری سے غور کریں گے تو آپ بھی قبول اسلام کی سعادت اور دونوں جہان کی کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حق کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

بقیہ: آنحضرت ﷺ کا مقام و مرتبہ

انگلیاں ہیں۔" بیواؤں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اپنی مثال آپ ہے۔ اہل عرب بیوہ عورتوں کو بدنصیب سمجھتے ہوئے ان سے نفرت کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کر کے بیوہ عورتوں سے شادیاں کیں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں آنے سے پہلے بیوہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں سے بہت محبت تھی فرمایا کہ:

"جو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ میری امت میں سے نہیں۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"میرے پاس ایک غریب عورت آئی اس کے ساتھ دو معصوم بچیاں تھیں، انہوں نے کچھ سوال کیا تو میرے گھر میں صرف ایک کھجور تھی جو میں نے اس عورت کو دے دی، اس نے کھجور اپنی بچیوں کو دی اور چلی گئی۔ شام کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ماجرا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس کو اللہ تعالیٰ دو لڑکیاں عطا فرمائے اور وہ ان کی اچھی طرح تربیت کرے تو اس کا یہ عمل اس کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین یارب العالمین)

آؤ دیوانگی مانگیں

جناب محمد طاہر رزاق

یہ ۱۹۵۳ء ہے......

پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے ابھی صرف چھ سال بیتے ہیں......

ہواؤں میں گولیوں کی تڑتڑ کی آواز گونج رہی ہے......

فضاؤں میں بارود کی بدبو پھیلی ہوئی ہے......

گلی محلوں میں شہیدوں کے لاشے بکھرے پڑے ہیں......

لاہور کی کالی سڑکیں...... شہیدوں کے خونِ ناب سے سرخ ہو چکیں ہیں...... لاکھوں مسلمانوں کے جلوس...... بگولے کی طرح مضطرب ہیں...... یہ کیا مطالبہ کر رہے ہیں؟ یہ لوگ کون ہیں؟

یہ لوگ ختم نبوت کے دیوانے ہیں...... یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو کیونکہ یہ لوگ ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مشہور کٹر اور متعصب قادیانی ظفر اللہ خان جو ایک سازش کے تحت پاکستان کا وزیر خارجہ بن گیا ہے...... اسے وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے...... چونکہ ظفر اللہ خان کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کر کے پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کی سازش کر رہا ہے۔

ملک مسلمانوں کا' ملک کی عوام مسلمان...... مسلمانوں نے ہی اپنی ماؤں بہنوں کی عصمتیں لٹا کر اس ملک کو آزاد کرایا۔

مسلمانوں نے ہی فرنگی سے آزادی کی گھمسان جنگ لڑی...... لیکن آزادی کے بعد شہیدوں کی اس سرزمین پر قادیانی حکومت کے منصوبے!!

اس المناک صورتحال پر احتجاج کرتے ہوئے...... پاکستان کے مسلمان ایک احتجاجی تحریک چلا رہے ہیں...... جس کا نام "تحریک ختم نبوت" ہے...... تمام مکاتب فکر کے مسلمان اس میں شامل ہیں۔

لیکن ظالم حکومت فوج اور سنگینوں کے زور سے اس تحریک کو کچلنا چاہتی ہے...... پاکستان میں پہلے مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا ہے۔

سمری ملٹری کورٹس تشکیل دے دی گئی ہیں...... جلوسوں سے پکڑے گئے لوگوں کو فوری ساعت کی فوجی عدالتوں میں پیش کر کے سزا سنا دی جاتی ہے۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کے دیوانے اور پروانے ان حربوں سے کہاں ڈرتے ہیں......

انتہائی تشدد کے باوجود...... پوری تب و تاب کے ساتھ جلوس نکال رہے ہیں......

ایسے ہی ایک جلوس میں شامل ایک نوجوان نعرہ لگاتا ہے...... "ختم نبوت زندہ باد"۔

فوجی سپاہی آگے بڑھتا ہے...... پوری قوت سے اس کے سر پر رائفل کا بٹ مارتا ہے......

نوجوان کا سر پھٹ جاتا ہے......

عاشق رسول ﷺ کا مقدس خون...... گلکاریاں کرتا کپڑوں پر پھیل جاتا ہے......

نوجوان چکرا کر نیچے گرتا ہے لیکن فوراً سنبھلتا ہے' کھڑا ہوتا ہے...... اور پہلے سے دگنی آواز میں نعرہ لگاتا ہے "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی سپاہی اسے اٹھا کر ٹرک میں پھینکتا ہے...... ٹرک قریب ہی واقع سمری ملٹری کورٹ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے......

نوجوان کو ٹرک سے اتار کر...... فوجی افسر کے سامنے عدالت میں پیش کیا جاتا ہے......

نوجوان...... عدالت میں قدم رکھتے ہی پوری قوت سے نعرہ لگاتا ہے "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر اس جسارت پر...... غصہ سے کانپنے لگتا ہے اور گرجدار آواز میں کہتا ہے:

"ایک سال قید"

نوجوان جب ایک سال قید کا اعلان سنتا ہے تو پوری گھن گرج سے جواب دیتا ہے: "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر: "دو سال قید"

نوجوان: "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر: "چار سال قید"

نوجوان: "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر: "آٹھ سال قید"

نوجوان :"ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر :"عمر قید"

نوجوان :"ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر انتہائی غضبناک ہو کر میز پر زور زور سے مکے مارتے ہوئے کہتا ہے : "اسے میری عدالت سے باہر لے جا کر ابھی گولی مار دو۔"

نوجوان : جب گولی کا حکم سنتا ہے تو اس پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ عدالت میں رقص کرنا شروع کر دیتا ہے...... اور پوری قوت سے بولتا ہوا کہتا ہے: "اے گنبد خضرا کی طرف جانے والی ہوا...... میرے آقا ﷺ سے میرا آخری سلام کہنا" اور کہنا کہ آپ کا غلام مقتل میں کہہ رہا تھا: "ختم نبوت زندہ باد"

فوجی افسر کی گردن نیچے لڑھک جاتی ہے...... اور وہ ایک لمبی ٹھنڈی آہ بھر کے کہتا ہے :

"اسے چھوڑ دو یہ دیوانہ ہے۔"

مسلمانو! میں لکھتے ہوئے نعرہ لگاتا ہوں :"ختم نبوت زندہ باد۔"

آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں :

"ختم نبوت زندہ آباد"

مسلمانو! آؤ اس رقت انگیز موقعہ پر ان ایمان پرور ساعتوں میں ہم بھی اپنا دامن پھیلا کر رب کے حضور دعا کریں :

مولا! ہمیں بھی ختم نبوت کا دیوانہ بنا دے۔

کریما! ہمیں بھی ختم نبوت کا پروانہ بنا دے۔

رحیما! ہمیں بھی اپنے حبیب ﷺ کی حب عطا کر۔

پروردگار! ہمیں بھی اپنے محبوب ﷺ کی محبت عطا کر۔

پروردگار! ہمیں بھی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق۔

خالق! ہمیں بھی گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں سے برسر پیکار ہونے کی ہمت عطا کر......

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا! مجھے صاحب جنوں کر

مولا! ہماری جان...... ہمارا مال...... ہمارا وقت...... بحرمت خاتم النبیین ﷺ قبول فرما...... اور ہمیں ان کی شفاعت نصیب فرما۔

(آمین ثم آمین)

تیرے ہوتے ہوئے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا

ہجرتوں میں پڑا ہوتا میں
اور تو کچھ دیر کو رکا ہوتا

تیرے حجرے کے آس پاس کہیں
میں کوئی کچا راستہ ہوتا

کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں
تیرے قدموں پہ جا گرا ہوتا

کاش احد میں شریک ہو سکتا
اور باقی نہ پھر جیا ہوتا

میں کوئی جنگجو عرب ہوتا
اور ترے سامنے جھکا ہوتا

پانی ہوتا اداس چشموں کا
تیرے قدموں پہ بہہ گیا ہوتا

بچہ ہوتا غریب بیوہ کا
سر تیری گود میں چھپا ہوتا

رستہ ہوتا تیرے گزرنے کا
اور ترا رستہ دیکھتا ہوتا

مجھ کو خالق بناتا غار حسن
اور میرا نام بھی حرا ہوتا

☆☆......☆......☆......☆☆

ASJ
ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS& ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

عدم برداشت کا علاج

تعلیماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں!

محمد سعید علوی' چکوال

انسان اپنے تخلیقی حسن کا شعور حاصل کرلے تو یہ مسجود ملائک بھی ہے اور اشرف المخلوقات بھی' تسخیر کائنات کی کلید بھی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور اس کا سینہ ارض و سما اسرار اور رموز کا مخزن بھی بن جاتا ہے' اور پھر وہ اعلیٰ و ارفع مقام بھی آجاتا ہے جب اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا' اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ' اس کی زبان اللہ کی زبان' اس کا ارادہ اللہ کا ارادہ بن جاتا ہے اور انسان اپنے خالق و مالک کی اطاعت و فرمانبرداری میں اس حد تک جذب ہو جاتا ہے کہ اس کے سامنے دنیا جاہ و جلال کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔

اور پھر یہی انسان جب اپنی تخلیق کی غرض و غایت کو بھول جاتا ہے اور جذبہ خیر کو پس پشت ڈال کر اسیر شر ہو جاتا ہے تو پھر اس سے تمام عظمتیں اور تمام شوکتیں چھن جاتی ہیں اور یہ عروج و سربلندی کے آسمان سے پستی و زوال کی اتھاہ گہرائیوں میں جاگرتا ہے اور پھر اس کے اور شیطان و حیوان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی عمارت بے حد اہم اور بنیادی نوعیت کے حامل رویوں کے ستون پر کھڑی ہے' ان بنیادی رویوں میں برداشت اور عدم برداشت کے دو رویے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں' اگر تمام انسانوں میں ضبط و تحمل اور برداشت کی خو پیدا ہو جائے' ایک دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ مل جائے تو آتش و آہن میں ڈوبی اور جہنم کا نقشہ پیش کرتی ہوئی' یہ دنیا جنت نظیر بن جائے اور نفرتوں کی سب سیاہ دیواریں خود بخود مسمار ہو کر رہ جائیں' اس تحمل و برداشت ہی سے دراصل تکریم انسانیت اور توقیر آدمیت کی راہ نکلتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کا کتنا احترام کرتے ہیں' ایک دوسرے کو کتنا پیار کرتے ہیں اور ہمارے دل میں دوسروں کا کیا مقام ہے۔

موجودہ دور میں جس قدر افرا تفری' بے چینی' بدامنی' بے یقینی' عدم تحفظ اور عدم برداشت اور اربوں انسان جس خوف و ہراس میں مبتلا ہیں اور بین الاقوامی سطح پر جبر و دہشت کا جو رجحان پایا جاتا ہے اور امن و آشتی کے پھولوں کی جگہ ایٹم بم بن رہے ہیں اس کی وجہ صرف اور صرف عدم برداشت کا رویہ ہے' اگر یہ رویہ ختم ہو جائے تو ساری دنیا انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ظلمت کدے کی بجائے محبتوں کی جلوہ گاہ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں رب العالمین نے کائنات کے اندر ایسی عظیم انقلابی اور معتبر ہستی کا ظہور فرمایا جس نے صدیوں کے بچھڑے ہوؤں کو گلے سے ملایا' جس نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلائی' جس نے شر و فساد اور نفرت و عناد کی جڑیں کاٹ کر اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کی اور انسانوں کو ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے کا درس دیا' وہ عظیم ہستی جس کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جو ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہتا تھا
سلام اس پر کہ جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے پاس چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریہ جس کا بچھونا تھا

اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا جنت کا گہوارہ بن جائے' ہماری بے چینی ذہنی آسودگی میں بدل جائے' عدم تحفظ کا احساس مٹ جائے' عدم برداشت قوت برداشت' میں بدل جائے' لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں' شعلے پھول بن جائیں' تاریکی روشنی کا روپ دھار لے' فکری انتشار اور جذباتی خلفشار ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں' اگر ہم چاہتے ہیں کہ انسانی ہلاکتوں پر خرچ ہونے والے وسائل انسانیت کی بہبود کے لئے کام میں لائے جائیں تو ہمیں حرص و طمع اور خود غرضی کی دلدل سے باہر نکل کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے جمع ہونا ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمہ گیر اور دائمی پیغام محبت سے اپنی زندگی کو روشن کرنا ہوگا' تحمل برداشت اور انسانوں سے محبت ہی زندگی کی اصل معراج ہے' تاہم بردباری یا برداشت کے یہ معنی نہیں کہ انسان اپنی قوت حمیت و غیرت کو زیر زمین دفن کر کے بے حمیت اور بے غیرت ہو جائے اور ہر کس و ناکس کی ہر ناجائز و ناجائز خواہش کے آگے سر تسلیم خم کر دے' اسلام نے جہاں تحمل و برداشت کو سراہا ہے وہاں بے غیرتی اور نامردی سے بھی روکا ہے'

حمد باری تعالیٰ

نثار ناز ش

ہم نے دیکھی نہیں گرچہ کبھی صورت تیری
پھر بھی دل میں ہے ازل ہی سے معیت تیری

ذرے ذرے سے عیاں ہوتی ہے عظمت تیری
پرفشاں رہتی ہے ہر طرف سے رحمت تیری

تو نے جو راہ دکھائی ہے بنی آدم کو
اسی ' راہ پہ لے چلتی ہے الفت تیری

سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں گھرے سجدوں میں
اس طرح کرتی ہے مخلوق عبادت تیری

ہے یقیں مجھ کو جہاں کا بھی مالک تو ہے
تو ہی بادشاہ ہے قائم ہے حکومت تیری

کونسا وصف ہے جس کو کبھی جھٹلاؤں میں
تیری رفعت ہو کہ شوکت ہو کہ عظمت تیری

پاس تیرے ہیں ہزاروں ہی خزانے ایسے
جن میں ہوتی نہیں کبھی کم دولت تیری

ہم گناہ گار ہیں جو شکر ادا نہ کر سکے
گرچہ ہوتی رہی ہے ہم پر بھی رحمت تیری

تیرا ہر حرف سخن اللہ کی ثنا کہتا ہے
اور نازش رہے تا عمر یہ عادت تیری

دشمن کو بھی برداشت کرنے کی ایک حد ہے اگر یہ دشمن خلاف اسلام ' سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو پھر اسلام جہاد کا حکم دیتا ہے اور جہاد کے لئے جذبہ ضروری ہوتا ہے 'اسلام غصہ کی اصلاح کرنا چاہتا ہے اس کو فنا نہیں کرنا چاہتا' بہر حال قوت تحمل و برداشت کو بے غیرتی کی حد تک لے جانا اسلام کی نگاہ میں معیوب ہے محبوب نہیں۔

اب آیئے پاکستان کی موجودہ صورتحال پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں ہر شخص عدم برداشت کا شکار نظر آتا ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قوت برداشت کے عظیم سالار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام سے ہم بے وفائی کر رہے ہیں 'پاکستان کا ہر مسلمان مصیبت 'پریشانی 'بھوک' پیاس برداشت کر سکتا ہے لیکن اسلامی ملک میں اسلامی قانون نہ ہو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ پاکستانی قوم کو عدم برداشت اور عدم تحفظ کے جال سے آزادی دلانے کے لئے قوت برداشت کا نمونہ ہمیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے تمام جانی دشمنوں کو معاف فرمادیا حالانکہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے 'برا بھلا کہا 'گالیاں دیں' پتھر مارے 'رات کی تاریکی میں مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے پر مجبور کیا 'جنگیں لڑیں 'لیکن اس کے باوجود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہل مکہ کو یہ کہہ کر معاف فرمادیا کہ : "لا تثریب علیکم الیوم" اللہ رب العزت ہم سب کو اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خلوص دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ

محمد ارشد اعوان مرادپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ واصحابہ

اللہ رب العزت خالق کائنات ہے' اس نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبی یا رسول نہ جنات (نار) نہ فرشتوں (نور) سے مبعوث ہوا بلکہ تمام نبی و رسول اللہ رب العزت نے اولاد آدم علیہ السلام سے بھیجے اور اولاد آدم علیہ السلام کے پاس ہی بھیجے۔

شروع ہی سے جو مشرکین' منکرین انبیا کرام' گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ رہا ہے کہ نبی انسان نہیں ہوتا بلکہ وہ کوئی اور مخلوق ہوتی ہے۔ تو یہ عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ خودساختہ' شیطانی' نفسانی' خواہشات پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پیدا فرمائی ہے' سب سے اعلیٰ و افضل انسان کو بنایا اور لاریب کتاب قرآن مجید میں قسمیں اٹھا کر اس کی عظمت کو چار چاند لگائے' اسی لئے تمام نبی و رسول علیہم السلام بھی انسان ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق سے زیادہ ارفع و اعلیٰ مقام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند و بالا مقام کی کوئی حد ہی نہیں۔

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ روح اللہ تک تمام نبیوں کی نبوتیں علاقائی نبوتیں تھیں اور مختصر وقت کے لئے تھیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آفاقی نبوت عطا فرمائی اور قیامت تک کے لئے اپنی ساری مخلوق کا ہادی و رہبر بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا۔ خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اطہر سے فرمایا: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی "میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں" لو کان بعدی نبیا لکان عمر "ہاں اگر کوئی میرے بعد نبی ہوتا تو وہ خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام' مرتبہ' منصب' عزت' تمام کائنات خداوندی سے بلند و بالا ہے' محدود فہم رکھنے والا ناتواں انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا اندازہ نہیں لگا سکتا' حضرت جامیؒ نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پسندیدہ دین' اسلام دے کر مبعوث فرمایا اور وہ دین اسلام آج بھی اس امت کے پاس اپنی اصل شکل و صورت میں موجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے کہ: "میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے میرے ہی دین کو زندگی کا نصب العین بنا کر اپنایا جائے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر سر تسلیم خم کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ سچی محبت رکھنا ہی دراصل دارین کی کامرانی ہے۔ اللہ رب العزت اپنے ہی فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی تعلق و عشق نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

عشق اور خوشبو یہ دو چیزیں کبھی نہیں چھپ سکتیں' مشک والے کو اعلان کرنے کی یا ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ میرے پاس خوشبو ہے' میں خوشبو والا ہوں بلکہ بغیر اعلان کئے پہچانا جاتا ہے' لوگوں کو جب کسی سے خوشبو آتی ہے تو وہ خود کہنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں آدمی کے پاس خوشبو ہے' اسی طرح محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بغیر اعلان کئے پہچانا جاتا ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی پوری غلامی ہوتی ہے' زندگی کے کسی موڑ میں سنت کی خلاف ورزی نہیں کرتا' مقصد زندگی "لاالہ الااللہ" ہوتا طریقہ زندگی "محمد رسول اللہ" ہوتا ہے' لوگ دیکھ کر پہچان لیتے ہیں' یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا محب غلام ہے' جس کا فعل و عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مخالف ہو' قدم قدم پر دھاڑ پیٹ کرتا پھرے اور اپنے منہ میاں مٹھو بنا پھرے۔ کہتا پھرے کہ میں محب رسول ﷺ ہوں۔ عشق رسول کا ٹھیکہ ہی ہم نے لیا ہوا ہے' تو اس قسم کے پروپیگنڈہ کرنے والے عاشق رسول نہیں ہوتے' ایسے لوگوں کو دانشور چوری کھانے والا مجنون کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم زبانی دعوؤں اور ہر قسم کے پروپیگنڈے سے بچاکر حبشی' فارسی' حسان' رومی (رضی اللہ عنہم)' جامی' قرنی رحمہم اللہ کی طرح سچا محب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بنائے' کیونکہ یہی عشق و اطاعت ہی مومن کی پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدالاولین والآخرین بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا' جن میں سے چند ایک اوصاف پیش خدمت ہیں:

عزم واستقلال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزم و استقلال کے پیکر تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے مشرکین مکہ کی مخالفت بڑھ جانے کی وجہ سے مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم توحید کی دعوت دینا اور غیر اللہ کی پوجا کرنے والوں کی مذمت کرنا ترک کردیں تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج دوسرے پر چاند رکھ دیں تو بھی میں توحید کی دعوت دینے سے باز نہیں آؤں گا۔" ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرمارہے تھے تو ایک مشرک نے آپ کو اکیلے پاکر تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اے محمد! آپ کو میرے اس وار سے کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میرا اللہ!" غیر اللہ کے پجاری کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھاکر مسکراتے ہوئے اس دشمن کو معاف کردیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری:

غزوہ حنین میں کفار کے اچانک حملے سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ میدان جنگ میں موجود رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے کو آگے بڑھانا چاہتے تھے' مگر جاں نثاران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مانع ہوتے تھے' تمام دشمن اپنے تیروں کا رخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرچکے تھے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و بہادری میں ذرہ بھی لغزش نہ آئی اور ساتھ ساتھ فرمارہے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں اور عبدالمطلب جیسے بہادر کا بیٹا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرأت و بہادری اور ثابت قدمی کی وجہ سے ہارا ہوا میدان دوبارہ جیت لیا گیا۔

عدل وانصاف:

ایک مرتبہ ایک معزز قبیلے کی عورت جس کا نام فاطمہ تھا۔ چوری کے جرم میں دربار رسالت میں پیش ہوئی' اسی خاندان کے لوگوں نے اپنی بے عزتی کے پیش نظر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سفارش کرائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سرخ ہوگیا اور فرمایا: "اسامہ! کیا تو ان لوگوں کے بارے میں سفارش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کا دل میں خوف رکھو۔" اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: "تم سے پہلی قومیں اس لئے تباہ وبرباد ہوئیں کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا' جب کسی غریب سے کوئی جرم سرزد ہوجاتا تو اسے سزا دی جاتی' خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کے جرم میں آتی تو اس کی بھی یہی سزا دی جاتی۔" اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جاری کردی۔

سخاوت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس سے کوئی سائل خالی نہ جاتا جو ہوتا عنایت فرمادیتے اگر نہ ہوتا تو کسی اور صاحب ثروت کے ذمہ لگادیتے' اگر کہیں سے کوئی مال ودولت آتا تو فوراً تقسیم فرمادیتے' اگر کبھی کچھ بچ جاتا تو طبیعت پر گراں گزرتا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"ایک رات میں نے اپنے سرتاج کو

بستر پر کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ! طبیعت ناساز ہے' یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نیا پیغام آیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے' پھر اپنے تکیہ کے نیچے سے تین درہم نکال کر دکھائے اور فرمایا کہ کل کچھ مال آیا تھا اور یہ درہم تقسیم ہونے سے رہ گئے تھے اور اسی پر ڈر رہا ہوں کہ کہیں اسی حالت میں مجھ کو موت نہ آجائے۔"

شرم وحیاء:

عرب کی سرزمین پر شرم وحیاء کا رواج بہت ہی کم تھا' وہ ایک دوسرے کے سامنے عریاں ہونے میں کو قباحت محسوس نہ کرتے تھے بعض مشرکین تو خانہ اللہ کا ننگا طواف کرتے بلکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی شرم وحیاء کے پیکر تھے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیاء تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور حیاء ہی کو انسان کا اصل سرمایا قرار دیا اور فرمایا کہ اگر حیاء ہی نہ رہے تو انسان کی مرضی جو چاہے کرے۔

احکام خداوندی پر سر تسلیم خم کرنا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی احکام نازل ہوتے' سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر عمل فرماتے پھر دوسروں کو عمل کی تلقین فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عہد کو پورا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی آپ کی عظمت کے معترف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے لیکن قانون الٰہی اور دین کے معاملہ میں کسی سے رعایت نہ کرتے۔

معاملات میں میانہ روی:

رہبانیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسندیدہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں' کبھی روزہ رکھتا ہوں' کبھی روزہ نہیں بھی رکھتا' اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہوں' سوتا بھی ہوں' عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں' یہی میرا طریقہ ہے' جس نے میرے طریقے کو ترک کیا وہ میری امت سے نہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورے معاشرے کا تزکیہ فرمایا اور رہبانیت' عیسائیت' یہودیت سے نفرت دلائی۔

تواضع:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شاہ حبشہ کے کچھ سفیر حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوگئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! ان سفیروں کی خدمت ہمارے سپرد کی جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حبشہ والوں نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بڑا احترام و اکرام کیا تھا اور میں پسند کرتا ہوں کہ میں خود ہی ان کی خدمت کروں۔"

زہد وقناعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ: "یا اللہ! جب تک میں زندہ رہوں تو مسکینوں میں رہوں' جب موت آئے تو مساکین کے زمرہ میں آئے' جب اٹھوں تو غریبوں کے ساتھ اٹھوں۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: "ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چٹائی پر آرام فرمارہے تھے تو جسم اطہر پر چٹائی کے نشان نمایاں تھے' تو میں نے عرض کیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو نرم بستر پیش کردیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "مجھے دنیا کے عیش و آرام سے کیا غرض میری مثال تو دنیا کے اس مسافر کی سی ہے' جو کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جائے اور تھوڑی دیر آرام کے بعد چل پڑے۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک رات بستر کو نرم رکھنے کے لئے دو بچھونے بچھادیئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا۔

بیواؤں' یتیموں اور دیگر بچوں پر شفقت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں' بیواؤں' غریبوں پر خصوصی شفقت فرماتے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی بھلائی کی تلقین فرماتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیوہ اور یتیم کی بھلائی کے لئے کوشاں رہتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔" اور فرمایا کہ "یتیم کی کفالت کرنے والا قیامت کے دن میرے اس قدر قریب ہوگا جس طرح میرے ہاتھ کی یہ دو

باقی صفحہ ۱۲ پر

عازمین حج کے لئے بینکوں کی مراعات میں اضافہ کیا جائے

بابو شفقت قریشی سہام

گزشتہ سال حج کی درخواستیں وصول کرتے وقت پانچ قومی بینکوں میں سے دو قومی بینکوں نے ایک خصوصی پیکج کا اعلان کیا تھا۔ ایک بینک نے ہر اس بینک ملازم کو واجبات حج جمع کرانے کا خصوصی انعام دیا تھا جو ڈیوٹی کے دوران ڈھائی سو حج درخواستیں جمع کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جبکہ ایک دوسرے قومی بینک نے یہ انعام تین سو حج درخواستیں جمع کرنے میں کامیاب ہونے والے ملازمین کے لئے مختص کیا تھا' نہ صرف بینک ملازمین کے لئے یہ سہولت رکھی گئی تھی بلکہ ہر اس فرد کے لئے بھی تھی جو یکمشت اڑھائی سو یا تین سو عازمین حج کے واجبات حج ایک بینک میں جمع کرانے میں کامیاب ہو جائے۔ ایک قومی بینک نے یہ سہولت بھی عازمین حج کو فراہم کی تھی کہ واجبات حج جمع کراتے وقت اگر کسی کے پاس رقم پوری نہ تھی تو بیس ہزار روپے فی درخواست چھوٹ دینے کا فراخدلانہ اعلان کیا تھا بالفاظ دیگر اگر کسی مالی مجبوری کے باعث ایک عازم حج کے پاس ۸۲۶۶۵ روپے کی رقم پوری نہ ہو سکی تھی تو بینک میں اس نے ۸۲۶۶۵ روپے جمع کرائے اور پورے واجبات والی دوسری درخواستوں کے ساتھ ہی اس کی درخواست بھی وزارت مذہبی امور کو بھجوادی گئی اور اگر دو میاں اور بیوی خواہشمند تھے تو ان کو ۴۰ ہزار روپے کم جمع کرانے کے باوجود درخواست جمع کرانے کا اہل سمجھ کر باقی پروسس پورے کئے گئے اور کامیابی کی صورت میں سفر حج پر روانگی سے پہلے ۲۰ ہزار فی کس یعنی بقایا رقم بینک نے وصول کر کے اصل رسید جاری کر دی۔ مذکورہ مراعات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ مذکورہ سارا عمل بینک نے صرف اپنے مفاد میں کیا تاکہ اس کا بزنس بڑھ سکے اپنی جگہ جا ہو سکتا ہے لیکن اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ یہ پیکج عازمین حج کے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا تھا' گروپنگ میں آسانی بھی پیدا ہوئی اور ایسے خوش نصیبوں کو بھی خصوصی پیکج سے حج کرنے کی سعادت حاصل ہو گئی جو شاید تاحیات اتنی رقم جمع کر کے حج کرنے کی پوزیشن میں نہ ہو سکتے اور ساتھ ہی بینک ملازمین کی دلچسپی بھی درخواستوں کی وصولی اور ڈیل کرنے کے سلسلے میں بڑھ گئی۔ بعض ایسے بینک ملازمین یا دوسرے افراد جو باوجود کوشش کے ڈھائی سو یا تین سو کا ہدف پورا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے' ان کو بھی نقد انعامات سے نوازا گیا تھا۔ ہمارے پانچ قومی بینک پیشتر ازیں بھی عازمین حج سے گہری وابستگی کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ درخواست فارم پر کرنے میں عازمین حج کی رہنمائی اور عملی مدد کرنا' معلومات حج سے ان کو آگاہ کرنا' تواضع تحائف' ٹریولر چیک' جاری کرنا گمشدگی کی صورت میں نیا چیک جاری کرنا وغیرہ امور سرانجام دینے اور وزارت مذہبی امور کی ہدایات کے مطابق ابتدائی مراحل سے درخواستوں کو ڈیل کرنے میں ڈیوٹی کے علاوہ خدمت اور جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے۔ باقی تین قومی بینک کو اسی طرح کی اطلاعات کا اعلان کر کے خدمت کی صف میں آجانا چاہئے۔ ایک بینک نے کتاب الحج عازمین حج کو دینے کا سلسلہ گزشتہ سال بند کر دیا تھا جس کو جاری کرنا چاہئے اور تمام قومی بینکوں کو تربیت حجاج کا انتظام کر کے اس کار خیر میں ایک قدم اور آگے بڑھانا چاہئے کیونکہ وزارت مذہبی امور کی سطح پر دور دراز علاقوں تک تربیت کے اثرات ابھی تک نہیں پہنچ سکے جبکہ یہ کام اس دور افتادہ علاقے کی بینک برانچ بخوبی سرانجام دے سکتی ہے۔ عازمین حج کو ہر سال Encashment سرٹیفکیٹ بروقت نہ ملنے کی تکالیف ہوتی ہے جس کا ازالہ آئندہ ضروری ہے۔

☆☆..........................☆☆

اسلام........اندھیرے میں روشنی کی کرن!

میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ شراب‘ جوا اور شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو بائبل نے حرام قرار دیا تھا لیکن عیسائیوں نے ان کو حلال کر لیا تھا‘ انتہا یہ ہے کہ میرے والدین نے بھی کبھی مجھے ان باتوں سے منع نہیں کیا‘ دوسری جانب اسلام میں یہ تمام چیزیں حرام تھیں اور اسلام پر پورا عمل کرنے والے مسلمان ان تمام خرابیوں سے بچتے تھے۔نومسلم تاولیس اویب الدین کے تاثرات.........(مدیر)

سید عرفان علی

میرا نام تاولیس اویب الدین ہے میں امریکی شہر انڈیاناپولس میں پیدا ہوا‘ میری والدہ ٹینیسی میں پلی بڑھی میں اور سیتھوڈسٹ کرسچن تھیں‘ انہوں نے اسی چرچ کے تحت میری مذہبی تربیت کی۔ میرے والد مذہبی آدمی نہیں تھے اور چرچ باقاعدگی سے نہیں جاتے تھے‘ میری والدہ کٹر مذہبی عیسائی تھیں اور نا صرف خود باقاعدگی سے چرچ جاتی تھیں بلکہ اپنے تمام بچوں کو بھی ساتھ لے جایا کرتی تھیں‘ میں نے ابتدائی تعلیم ایک کرسچن پرائیویٹ اسکول "نواح آرک" میں حاصل کی‘ یہ ایک سنڈے اسکول کی طرح تھا‘ میری بہن نے بھی اسی اسکول میں پڑھا اور ہم بائبل کی آیات یاد کرتے اور چرچ کے نغمے گاتے تھے‘ اتوار کو ہم لوگ بہترین کپڑوں میں چرچ جایا کرتے تھے‘ میں اتنا چھوٹا تھا کہ سوائے گانے اور سر ہلانے کے کچھ نہیں کرتا تھا‘ اپنے لڑکپن کی عمر کو پہنچنے تک میں کبھی یہ شعور حاصل نہ کر سکا کہ ہم کیوں چرچ جاتے ہیں؟ درحقیقت ہم وہی کرتے تھے جو میری والدہ کہتی تھیں اور چرچ کا جانا بھی صرف والدہ کے حکم کی تعمیل میں تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چرچ جانا کم ہوتا چلا گیا‘ جب میں پانچویں گریڈ میں تھا تو صرف کرسمس‘ ایسٹر اور مدرس ڈے پر چرچ جانے لگا‘ اس دوران میں نے ایک چیز شدت سے محسوس کی کہ کوئی منسٹر زیادہ عرصہ چرچ میں نہیں رکتا تھا‘ اس کی وجہ یہ تھی کہ عام طور پر اسے چندہ کر کے اپنے روزمرہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے رقم دی جاتی تھی اور وہ بے حد تنگی سے وقت گزارتا تھا۔

میں ہمیشہ کرسمس کو پسند کرتا تھا‘ اس کی وجہ مذہبی نہیں تھی بلکہ اس موقع پر بچوں کو تحائف ملا کرتے تھے‘ بچپن میں ہمیں سکھایا گیا کہ یہ تحائف ایک گلابی گالوں‘ سفید بالوں اور داڑھی والا آدمی سانتاکلاز جو ہوا میں اڑتا ہوا آتا ہے‘ بچوں کے لئے لاتا ہے۔ ہم کرسمس سے پہلے والی رات کو کرسمس کے درخت سجاتے‘ کرسمس کے کھانے پکاتے اور جلدی سو جاتے تاکہ سانتاکلاز رات کو کسی وقت ہمارے لئے تحائف لے کر آئے‘ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں پتہ چل گیا کہ سانتاکلاز کا کوئی وجود نہیں ہے اور ہمارے والدین ہی ہمارے لئے تحائف خرید کر رکھتے ہیں۔ اس سے مجھے بڑا جذباتی صدمہ ہوا‘ اسلام سے میرا پہلا تعارف گیارہ سال کی عمر میں ہوا جب میں نے سوشل اسٹڈیز کے مضمون میں مختلف مذاہب کے بارے میں پڑھا‘ میں چند مشہور مسلمانوں مثلاً محمد علی کلے اور باسکٹ بال کے امریکی کھلاڑی کریم عبدالجبار کے بارے میں جانتا تھا‘ جب میں نے مڈل اسکول میں داخلہ لیا تو پہلی مرتبہ میرا واسطہ سفید فاموں کی نسلی نفرت سے پڑا‘ میں یہ دیکھ کر حیران ہونے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ ایک سفید فام کے روپ میں پیش کیا جاتا تھا۔ خدا کا بیٹا بھی سفید فام تھا‘ مجھے احساس ہوا کہ اسی وجہ سے سیاہ فاموں کو معاشرے میں کم درجہ دیا جاتا ہے‘ مڈل اسکول میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کے درمیان واضح امتیاز برتا جاتا تھا‘ سفید فام لڑکے سیاہ فاموں سے تحقیر آمیز سلوک کرتے اور سیاہ فاموں کی بے عزتی کرنے کو اپنا حق سمجھتے تھے‘ اس بے عزتی کے جواب میں یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اللہ کے بیٹے سے جو سفید فام تھا محبت کرتا؟ آہستہ آہستہ میں اللہ کے بیٹے کو بھی نسل پرست تصور کرنے لگا‘ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میں عسکریت پسند اور متشدد ہو گیا‘ لیکن مجھے تشدد کے راستے پر ڈالنے والے سفید فام تھے‘ آہستہ آہستہ میں نے تعلیم میں دلچسپی لینا چھوڑ دی۔ سیاہ فام لڑکے کتنے ہی ذہین اور قابل ہوتے سفید فام استاد ان کی بے عزتی کرتے اور انہیں کبھی موزوں نمبر نہ دیتے‘ سفید فاموں کے رویے کی بنا پر مجھے سفید فام خدا کے بیٹے سے اتنی نفرت ہو گئی کہ میں نے چرچ جانا ترک کر دیا۔

جب میری عمر پندرہ سال ہوئی تو میری ملاقات ایک سیاہ فام سے ہوئی جو مسلمان تھا اور میری طرح نسل پرستی کا مارا ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ اس نے مجھے بتایا کہ سور کے گوشت میں کیا خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے مسلمان سور کا گوشت نہیں کھاتے‘ سور کا گوشت سیاہ فاموں کی روزمرہ کی غذا

میں شامل تھا' اس کی وجہ یہ تھی کہ سفید فام اسے گھٹیا اور معمولی خوراک تصور کرتے تھے' وہ خود مرغی' گائے اور بکری کا گوشت کھاتے اور سیاہ غلاموں کو سور کا گوشت کھلاتے تھے۔

میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ شراب' جوا اور شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو بائبل نے حرام قرار دیا تھا لیکن عیسائیوں نے ان کو حلال کرلیا تھا' انتہا یہ ہے کہ میرے والدین نے بھی کبھی مجھے ان باتوں سے منع نہیں کیا' دوسری جانب اسلام میں یہ تمام چیزیں حرام تھیں اور اسلام پر پورا عمل کرنے والے مسلمان ان تمام خرابیوں سے بچتے تھے' خدا کے سفید فام ہونے کے تصور کی بنا پر میں خدا سے نفرت کرنے لگا تھا اسلام سے متعارف ہونے کے بعد میں نے دوبارہ خدا پر ایمان رکھنا شروع کردیا۔ اگرچہ میں نے اسلام قبول کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا' لیکن میں خدائے واحد کی عبادت کرنے لگا اور اس سے دعائیں کرنے لگا' تاہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں میری دل کی کدورت اس وقت تک دور نہ ہوئی کیونکہ وہ سفید فام تھے۔

سفید فام یہودی بھی سیاہ فام یہودیوں سے نفرت کرتے تھے' جبکہ سیاہ فام یہودی خود کو حقیقی یہودی تصور کرتے تھے' امریکہ میں مسلمانوں کو دہشت گرد اور ظالموں کے روپ میں پیش کیا جاتا تھا لیکن میں جن مسلمانوں سے ملتا تھا وہ بے حد مخلص اور نرم دل نظر آتے تھے' اس کے مقابلے میں سفید فام عیسائی زیادہ بڑے دہشت گرد اور نسل پرست تھے' اسی زمانے میں' میں نے کچھ مضامین نومسلموں کے بارے میں پڑھے' وہ زیادہ تر ویسے ہی حالات سے گزرے تھے جیسے حالات سے میں گزر رہا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید کا ایک نسخہ قریبی بک اسٹور سے حاصل کیا' جب میں نے اس کا پورا مطالعہ کرلیا تو میرے ذہن پر چھائی ہوئی دھند صاف ہوگئی' میں بچپن ہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات اور سانتا کلاز کے بارے میں پڑھتا آیا تھا لیکن قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ دوسرے انداز میں آتا تھا' انہیں ایک عظیم پیغمبر کے روپ میں پیش کیا گیا تھا' جس نے اپنی قوم تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانے اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے کا پیغام پہنچایا۔ میں بار بار قرآن مجید پڑھتا

> میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ شراب' جوا اور شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو بائبل نے حرام قرار دیا تھا مگر عیسائیوں نے اسے حلال کرلیا۔

اور اس میں دی گئی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرتا' کہیں کوئی تضاد نہیں تھا کہیں کوئی ایسی بات نہیں تھی جو سمجھ میں نہ آتی ہو۔

اگرچہ میں نے اسلام کی حقانیت کو جان لیا تھا لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میرے اسلام قبول کرنے سے میری والدہ کے دل پر کیا گزرے گی' دلی طور سے اسلام پر ایمان لے آیا تھا' لیکن اعلان کرنے سے ڈرتا تھا' تاہم اپنی والدہ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے میں اسلام کے بارے میں مضامین انہیں پڑھانے شروع کردیئے ۱۹۹۵ء کے موسم گرما میں میں نے انٹرنیٹ پر اسلام کا مطالعہ شروع کردیا۔ ستمبر ۱۹۹۵ء میں' میں نے ٹیلی فون ڈائریکٹری کے یلوپیجز میں سے ایک مسجد کا فون نمبر تلاش کیا' لیکن فون کرنے پر مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ دوسری مسجد کے فون نمبر کو گھمانے پر ایک خاتون کی آواز سنائی دی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں اسلام کے بارے میں جاننے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ خاتون نے جواب میں کہا کہ اس کا شوہر اس وقت ملازمت پر گیا ہوا ہے' لیکن وہ اس تک پیغام پہنچادے گی وہ مجھ سے رابطہ قائم کرلے گا۔ رات کے وقت خاتون کے شوہر کا ٹیلی فون میرے پاس آیا۔ اس نے خود بھی دس سال پہلے اسلام قبول کیا تھا اور وہ ان تمام تجربات سے گزر چکا تھا' جس سے میں اس وقت گزر رہا تھا۔ اس نے مجھے بدھ کی رات اسلامی مرکز میں آنے کی دعوت دی۔ اتفاق سے اس رات بارش ہوتی رہی' میں اسلامی مرکز پہنچنے والا واحد شخص تھا۔ تاہم ہم دونوں ایک گھنٹہ تک بیٹھ کر باتیں کرتے رہے میں نے اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا' اب میں ویرانے میں بھٹکنے والا آوارہ پرندہ نہیں تھا' مجھے ہدایت کا راستہ مل گیا تھا' میں نے یہاں عربی زبان کی کلاسوں میں بھی داخلہ لے لیا' میرے والدین میری تمام سرگرمیوں سے واقف تھے۔ بالآخر وہ وقت آگیا کہ جب مجھے کلمہ شہادت پڑھ کر قبول اسلام کا اعلان کرنا تھا۔ یہ میرے لئے ایک انتہائی جذباتی واقعہ تھا۔ میں نے اپنے اسلام قبول کرنے کی اطلاع جب اپنی والدہ کو دی تو انہوں نے خوشدلی سے میرے اس فیصلے کو قبول کرلیا' یہ میری ساری زندگی کی جدوجہد کا حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی اسلام میرے لئے اندھیرے میں روشنی کی کرن ثابت ہوا' اگر اللہ کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی تو میں ایک نسل پرست سیاہ فام کے طور پر اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا رہتا اور دونوں جہاں کی ذلت و خواری میرا مقدر ہوتی۔ اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆

موسیقی اور مسلمان

ذیشان حیدر، کراچی

اس وقت پاکستانی معاشرہ میں ایسے بے شمار گناہ ہورہے ہیں جس کو کرکر کے ہمارے دلوں سے اس کے گناہ ہونے کا احساس تک نکل گیا ہے۔ انہی گناہوں میں سے ایک گناہ ہے گانا سننا اور سنانا اس گناہ میں آج امت کی کثیر تعداد ملوث ہے' شادی بیاہ کا گھر ہو یا کوئی تعلیمی ادارے کا فنکشن بس میں سفر کررہے ہوں یا ہوٹل میں جائیں' حتیٰ کہ گلی کوچوں سے موسیقی کی منحوس آواز سنائی دیتی ہے اور یہ آواز بعض اوقات اتنی تیز ہوتی ہے کہ مساجد تک میں سنائی دیتی ہے (اور یہ ہماری ذلت کا شاید آخری مقام ہے) بقول شاعر۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

موسیقی کو قرآن میں حرام کہا گیا ہے' سورۂ لقمان آیت ۶ میں رب العالمین فرماتے ہیں کہ :

ترجمہ : "بعض لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کے خریدار ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں تاکہ بے سوچے سمجھے اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اس راہِ حق کا مذاق اڑائیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔"

اس مقدس آیت میں لہوالحدیث سے مراد گانا ہے۔ (بعض علماً نے اس سے مراد ٹی وی' وی سی آر وغیرہ لیا ہے' بہر حال اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو آدمی کو لائق اہتمام چیزوں سے غافل کردے) نہ صرف قرآن مجید میں بلکہ کئی احادیث میں بھی موسیقی کے متعلق ممانعت آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کے کئی مقاصد تھے انہی مقاصد میں سے اہم مقصد دنیا سے آلاتِ موسیقی کو نیست و نابود کرنا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلاشبہ میں (دنیا میں) بانسریاں (یعنی آلاتِ موسیقی) توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ڈھول اور بانسری مٹادوں۔" (جمع الجوامع)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ موسیقی اس قدر بری چیز ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم مقاصد میں سے اہم مقصد دنیا سے موسیقی ختم کرنا تھا' لیکن آج مسلمان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں' اس کے برعکس کام کررہے ہیں' موجودہ دور میں آلاتِ موسیقی گانا سننا اور سنانا اس قدر عام ہوچکا ہے کہ جن گھروں سے قرآن کی تلاوت کی آواز آنی چاہئے تھی وہاں سے اب گانے کی منحوس آواز سنائی دیتی ہے۔ جس نوجوان کے لب ذکر اللہ میں ہلتے وہ آج گانے کے بے ہودہ بولوں پر ہلتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"اس امت میں زمین میں دھنسنے' صورتیں بگڑنے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے عرض کیا گیا یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب گانے والی عام ہوجائیں گی اور شراب حلال سمجھی جائے گی۔"

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قیامت کے قریب میری امت کے کچھ لوگوں کی صورتیں مسخ کرکے انہیں بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں بدل دیا جائے گا' صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ لوگ مسلمان ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ روزہ بھی رکھیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ باجوں اور گانے والی عورتوں کے عادی ہوجائیں گے' شرابیں پیا کریں گے ایک شب جب وہ شراب نوشی اور لہوولعب میں مشغول ہوں گے تو صبح تک ان کی صورتیں مسخ ہوچکی ہوں گی۔"

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب' جوا' طبل اور طنبور کو حرام کیا ہے نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" (ابوداؤد)

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کسی شخص کے گانے کی آواز سنی آپ نے تین مرتبہ فرمایا اس کی نماز مقبول نہیں' اس کی نماز مقبول نہیں اس کی نماز مقبول نہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ :

"گانا باجا سننا گناہ ہے اور (گانا سننے) کے لئے بیٹھنا نافرمانی ہے اور اس سے لطف لینا کفر ہے۔"

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"جو شخص کسی گانے والی باندی کے پاس اس لئے بیٹھے تاکہ اس کا گانا سنے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"

ہمارے یہاں فلموں میں اور ٹی وی وغیرہ میں جس قسم کی محفل موسیقی منعقد کی جاتی ہے وہ عوام و خواص سب کو پتہ ہے' دنیا کی چند روزہ زندگی میں عیش کرنے والے کے لئے اس حدیث میں واضح نتیجہ موجود ہے' جہاں تک باندی سے مراد ہے تو یوں سمجھ لیں کہ ہمارے یہاں کی وہ عورتیں جو گانا گاتی ہیں' یعنی جنہیں گلوکارائیں کہا جاتا ہے اور جنہیں حکومتی اور دوسرے ایوارڈ سے بھی نوازا جاتا ہے وہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا اور دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت کی گئی ہے' ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز دوسری مصیبت کے موقع پر نوحہ کی آواز۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"فرشتے اس جماعت میں شریک نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ آپ نے دو آدمیوں کے گانے کی آواز سنی ان میں سے ایک شعر پڑھتا تھا اور دوسرا اس کا جواب دیتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا فلاں فلاں ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا فرمائی اور کہا اے اللہ! انہیں جہنم میں الٹ دے اور آگ میں دھکیل دے۔

مسلمانوں قرآن و حدیث سے ثابت ہو گیا ہے کہ گانا سننا اور سنانا اور آلات موسیقی استعمال کرنا سخت گناہ ہے' ہمیں فوراً پہلے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے آئندہ اس گناہ کو چھوڑنے کا عزم بھی کرنا چاہئے۔ اس پرفتن دور میں ہر وقت اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہئے' اپنے دوستوں احباب' رشتہ داروں کو سمجھانا چاہئے' انہیں موسیقی سے متعلق بتانا چاہئے کہ جس آواز کو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے ہوں غلام کا حق اس سے بچنے کا ہے' جہاں جس محفل میں اس قسم کی آوازیں سنائی دینے لگیں' اس محفل سے فوراً جدا ہو جائیں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن پاک کریں اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

(آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ : ختم نبوت اور جہاد کانفرنس

جس صورت میں سامنے آیا ہمارے بزرگوں نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کفر کو انگریزوں نے جب مرزائیت کی صورت میں پیش کیا تو ہمارے بزرگوں نے اس فتنہ کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیا۔ آج اگر کفر کی تمام طاقتیں اکٹھی ہو کر طالبان کے خلاف جمع ہو جائیں تو انشاء اللہ طالبان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی کفر کو شکست ہوگی اسلام کا بول بالا ہوگا۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ خطیب بلوچستان مولانا عبدالواحد نے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج افغانستان میں طالبان نے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر عالم کفر کو جس انداز سے للکارا ہے اس للکار نے بدر و حنین اور احد کی یادیں تازہ کر دی ہیں اور طالبان نے راہ خدا میں اپنے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کرا کے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے شوق شہادت کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے کہا کہ عالمی مجلس ہر باطل کا مقابلہ کر کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتی رہے گی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ داد کاکڑ' مولانا شمس العارفین' حاجی غلام اکبر' حاجی غلام حیدر اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس سے قبل عالمی مجلس کے قائدین و مبلغین نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب میں قائم مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت کا جائزہ لیا۔ بچوں سے قرآن پاک سنا حاجی محمد اکبر نے مدرسہ کی تعلیمی رپورٹ پیش کی۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے اپنے دست مبارک سے تعلیمی اعتبار سے اول' دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔

حاجی غلام حیدر امیر ژوب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا اللہ داد کاکڑ کی دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد‘ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری

اور مرکزی مبلغین کا دورہ بلوچستان کوئٹہ‘ مچھ‘ مستونگ‘ لورالائی اور ژوب میں ختم نبوت اور جہاد کانفرنس سے خطاب کی تفصیلی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان کے زیر اہتمام کوئٹہ‘ مچھ بولان‘ مستونگ‘ لورالائی اور ژوب میں ایک ایک روزہ ختم نبوت اور جہاد کے عنوان سے عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ان پروگراموں میں عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ‘ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ‘ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ بلوچستان کے مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ خطیب جامع مسجد قندھاری حضرت مولانا عبدالواحد‘ مولانا عبدالرحیم رحیمی‘ مولانا انوارالحق حقانی کے علاوہ دیگر مقامی علماء کرام نے بھی عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور ضرورتِ جہاد کے موضوع پر خطاب کیا۔

ان پروگراموں میں شرکت کے لئے عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ اور صاحبزادہ نجیب احمد کانفرنس سے ایک دن قبل جب کوئٹہ تشریف لائے تو ایئرپورٹ پر مولانا انوارالحق حقانی اور مولانا مولانا عبدالواحد‘ حاجی سید شاہ محمد آغا‘ فیاض حسن سجاد‘ حاجی تاج محمد فیروز‘ حاجی نعمت عبداللہ خان‘ حاجی قسیم احمد خان‘ حاجی خلیل الرحمٰن‘ چوہدری محمد طفیل احرار‘ مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ مولانا عبدالرحیم رحیمی‘ مولانا اللہ منیر‘ مولانا گل حبیب‘ مولانا محب اللہ‘ مولانا آغا محمد‘ سعید حسن‘ بہادر خان‘ قاری محمد شریف تونسوی‘ خادم حسین گجر‘ غلام یٰسین آصف اور دیگر جماعتی احباب علماء کرام اور معززین شہر نے حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں حضرت الامیر کو ان کی قیام گاہ محترم جناب فیاض حسن سجاد کے مکان واقع شہباز ٹاؤن لایا گیا‘ اسی دن شام کو حضرت امیر مرکزیہ حرمزئی ضلع پشین میں ایک مدرسہ کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ کے پروگرام :

مورخہ ۱۷/ستمبر کو کوئٹہ جماعت نے مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں مہمان علماء کرام کے بیانات کا پروگرام ترتیب دے رکھا تھا۔ جس کے مطابق حضرت امیر مرکزیہ نے نماز جمعہ جامع مسجد مرکزی میں ادا فرمائی اور یہاں پر نماز سے قبل مفکر ختم نبوت عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری کا تفصیلی خطاب ہوا اور نماز خطیب جامع مسجد حضرت مولانا انوارالحق حقانی نے پڑھائی‘ جامع مسجد قندھاری میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے نماز جمعہ سے قبل خطاب کیا‘ جامع مسجد عمر ملتانی محلہ میں مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کیا‘ جامع مسجد اسلامیہ ہائی اسکول میں جماعت کے ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد نے خطاب کیا‘ جامع مسجد سنہری میں مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا‘ جامع مسجد طوبیٰ میں مولانا عبدالعزیز جتوئی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے نماز جمعہ کے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی اور امت مسلمہ کے اتفاق و اتحاد پر زور دیا اور ضرورتِ جہاد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

استقبالیہ :

بعد از نماز جمعہ چار بجے سہ پہر عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ اور دیگر مہمانوں کے اعزاز میں کوئٹہ جماعت کی طرف سے ایک بڑے استقبالئے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں کوئٹہ شہر کے نامور علماء کرام‘ معززین شہر اور جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ استقبالیہ تقریب سے مولانا عبدالعزیز جتوئی‘ مولانا عبدالواحد‘ مولانا انوارالحق حقانی نے اپنے خطاب میں بلوچستان میں جماعت کی کارکردگی اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا اور حضرت امیر مرکزیہ اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ آخر میں عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انگریزوں نے ایک گہری سازش کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت و رسالت کا دعویٰ کرایا اور فتنہ قادیانیت انگریز گورنمنٹ کی سرپرستی میں پھیلتا رہا۔ یہاں تک کہ انگریز جب اس ملک سے چلے گئے تو جاتے ہوئے اس فتنہ کی آبیاری کا فریضہ یہاں کے حکمرانوں کے سپرد کر گئے اور قادیانی فتنہ اہل اسلام کے لئے ایک چیلنج بن گیا۔ چنانچہ ہمارے اکابر نے قادیانی فتنے کا دجل و فریب اور اس کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کر کے اہل اسلام کے ایمانوں کو اس فتنہ کی زد میں آنے سے بچایا۔ انہوں نے کہا کہ آج الحمدللہ! پوری دنیا میں عالمی مجلس کے پلیٹ فارم سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جہاد جاری ہے اور جب تک یہ فتنہ دنیا سے ختم نہیں ہو جاتا انشاءاللہ ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ آخر میں حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر اس پروقار تقریب کا اختتام ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ :

اسی دن بعد از نماز عشاء جامع مسجد طوبیٰ میں ایک روزہ ختم نبوت اور جہاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ حضرت

مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے کہا کہ انگریز گورنمنٹ نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی خاطر مرزا قادیانی سے نبوت ورسالت کا دعویٰ کرایا اور اس نے انگریزی مفادات کی خاطر ساری زندگی حرمتِ جہاد کے فتوے دے کر انگریز حکمرانوں سے مراعات حاصل کیں اور اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا ظاہر کر کے گورنمنٹ برطانیہ کی خوشامد کی انتہا کر دی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کی محنت اور جدوجہد سے یہ فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت نام ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بغاوت کا اور ختم نبوت کا یہ باغی گروہ مسیلمہ کذاب کی روحانی اولاد بن کر جب گورنمنٹ برطانیہ کی بیساکھیوں کا سہارا لے کر میدان میں آیا تو اہل اسلام نے اس کے کفریہ عقائد و عزائم کو اسلام کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہوئے سروں پہ کفن باندھ کر خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے جذبہ شہادت سے سرشار ہو کر اپنے خون سے عقیدہ ختم نبوت کی آبیاری کی ان شہداؑ کے خون کی برکت ہے کہ آج پوری دنیا میں قادیانیت ایک گالی بن چکی ہے اور ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب پوری دنیا سے مرزائیت کا نام و نشان ختم ہو جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ قادیانیت کا اصل علاج جہاد ہے اور جہاد ہی کے ذریعے قادیانیت سمیت تمام فتنوں کی سرکوبی کی جا سکتی ہے۔ عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے' پورے دین اسلام کی عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے' اس لئے ہر دور میں مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں پیش کر کے اس عقیدے کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا۔ مولانا عبدالباقی بڑی نے کہا کہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہم اپنے جان' مال' عزت و آبرو کو قربان کر کے ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالرحیم رحیمی' مولانا نورالحق حقانی' مولانا قاری محمد حنیف نے خطاب کیا۔ ہزاروں افراد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ رات گئے حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی پرسوز دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

مچھ بولان :

مورخہ ۱۸/ستمبر بروز ہفتہ کو بعد از نماز عشأ جامع مسجد مرکزی مچھ شہر میں مولانا سید عبدالمالک شاہ خطیب جامع مسجد ہذا کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت و رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا مدعی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مرزا قادیانی ایک مجہول النسب انسان تھا انگریز نے ایسے بے وقوف سے نبوت و رسالت کا دعویٰ کرا کے درحقیقت منصب نبوت کا انتہائی گھٹیا انداز میں مذاق اڑایا ہے' انہوں نے کہا کہ ہر شخص سے رعایت ہو سکتی ہے لیکن گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ ہمارے اکابرین نے قادیانیت کا بھرپور انداز میں مقابلہ کر کے انگریز کی خطرناک سازش کو بے نقاب کیا اور انگریز اپنے اسلام دشمن عزائم میں ناکام ہوا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ دور صدیقی میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے پیش کی جانے والی قربانی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ اس لئے قادیانیت کا تعاقب کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے کہا کہ قادیانیوں کی ہر سازش کو ناکام کر کے دم لیں گے۔ مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد قندھاری نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا جائے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالصمد' مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب نے بھی خطاب کیا۔

مستونگ کانفرنس :

مستونگ میں مورخہ ۱۹/ستمبر بروز اتوار کو بعد از نماز مغرب ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے کہا کہ بلوچستان کے غیور مسلمان مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے قادیانیوں کی سر توڑ کوشش کے باوجود اپنے صوبے میں فتنہ قادیانیت کو قدم نہیں جمانے دیئے اور آج پاکستان کا واحد یہ صوبہ ہے جہاں قادیانی اپنے کفریہ عزائم کو سرعام ظاہر نہیں کر سکتے۔ مولانا جالندھری نے کہا کہ ہمارے پڑوسی ملک افغانستان میں طالبان تحریک نے جس جذبہ جہاد کے ساتھ عالم کفر کو للکار کر ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے وہ ہمارے لئے موجودہ دور میں ایک بہترین مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ تحریک طالبان کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ ختم نبوت کو قرآن مجید میں تقریباً ۱۰۰ مرتبہ بیان فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے دوسو سے زائد مرتبہ اپنی زبان مبارک سے اس مسئلہ کو بیان فرما کر واضح فرمایا اور امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر قائم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے انگریز گورنمنٹ کے زیر سایہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ علمأ امت نے اس فتنہ کا مقابلہ کر کے آج قادیانیت کو گالی بنادیا ہے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کرنا در حقیقت شفاعت نبوی کو حاصل کرنا ہے۔ میدان حشر میں محافظین ختم نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوگا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ مسلمانوں نے ہر فتنہ کی سرکوبی جذبہ جہاد سے کی ہے' اس لئے کفر ہمیشہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خوفزدہ رہا ہے۔ چنانچہ اسلام کے دور اول میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے تمام تر فتنوں کا علاج جہاد سے کیا اور منکرین ختم نبوت سے جہاد کر کے اس فتنہ کے سر اٹھاتے ہی اسے پیوند خاک کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں بھی انگریز سامراج نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کی خاطر مرزا قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی عالم کفر طالبان کے جذبہ جہاد سے خوفزدہ ہو کر افغانستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے اور آج بھی علمأ امت نے عالم اسلام کے مذہبی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس طرح بات کی ہے اس سے اکابرین کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا بہت بڑا اعزاز اور انعام خداوندی ہے۔ مولانا عبدالواحد نے کہا کہ آج کفر کی تمام تر طاقتیں مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو کر سازشوں میں مصروف ہیں ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے ان کا منہ توڑ جواب دینے کی ضرورت ہے۔ کانفرنس میں مولانا عبدالسلام' مولانا عبدالباقی' مولانا حشن' قاری محمد شریف' خادم حسین گجر اور دیگر علمأ کرام نے بھی خطاب کیا اور بلوچستان کے مشہور نعت خواں حافظ علی محمد مینگل نے انقلابی نظمیں اور نعتیں پڑھ کر مسلمانوں کے خون کو گرمایا آخر میں یہ عظیم الشان کانفرنس مولانا عبدالستار کی دعا پر ختم ہوئی۔ اسی دن حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ زیارت میں ایک دینی مدرسہ کے پروگرام میں تشریف لے گئے اور سینکڑوں افراد نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے اپنی اصلاح کا عزم کیا اور دوسرے دن آپ واپس پنجاب تشریف لے گئے۔

لورالائی :

مورخہ ۲۰ / ستمبر بروز پیر کو لورالائی شہر کی مرکزی جامع مسجد میں مولانا ممتاز احمد خطیب جامع مسجد ہذا کی صدارت میں بعد از نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مرزائی دین

> **مسلمانوں نے ہر فتنہ کی سرکوبی جذبہ جہاد سے کی ہے' اس لئے کفر ہمیشہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خوفزدہ رہا ہے**

و دنیا میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں' پوری دنیا میں ان کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو گیا ہے اب وہ اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے جھوٹے پروپیگنڈے کا سہارا لیتے ہیں' ان کے صد سالہ جشن کو گزرے ہوئے عرصہ ہو گیا ہے مگر کہیں بھی قادیانیت کو غلبہ حاصل نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لئے ایک سنگین فتنہ ہے' جس کا تعاقب علمأ کرام ایک سو بیس سال سے کر رہے ہیں کفر یہ عزائم کے خلاف جدوجہد کرنا بلاشبہ جہاد ہے۔ آج طالبان کی تحریک جہاد سے کلنٹن کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ قادیانیت اسلام کے لئے ایک ناسور ہے' عالم اسلام کو یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ناسور کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔ مولانا عبدالعزیز جتوئی نے کہا کہ لورالائی کے غیور مسلمان' علمأ کرام اور علاقہ کے سردار تمام حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی کوشش و محنت سے یہ شہر قادیانیوں سے پاک ہوا۔ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا عصمت اللہ نے کہا کہ انگریز نے مرزائی فتنہ کو حرمت جہاد کی تحریک پیدا کرنے کے لئے وجود بخشا تھا اور عنقریب دنیا سے قادیانیت کا وجود ختم ہو جائے گا۔ کانفرنس سے مولانا ممتاز احمد' مولانا عبداللہ جان' مولانا نیاز الرحمٰن' خواجہ محمد اشرف' خواجہ خیل نے بھی خطاب کیا۔

ژوب :

مورخہ ۲۱ / ستمبر بروز منگل کو چار بجے مرکزی جامع مسجد ژوب شہر میں ژوب جماعت کے امیر حاجی شیخ غلام حیدر کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ژوب کے غیور مسلمانوں نے قادیانیت کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر جو قدم اٹھایا اور اپنے شہر کو مرزائیت کے ناپاک وجود سے پاک کیا ان کا یہ کارنامہ تمام مسلمانوں کے لئے ایک بہترین مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں طالبان کے احیأ جہاد کی تحریک سے کفر لرزہ براندام ہے' اسی لئے ہر آئے دن طالبان کی حکومت کے خلاف کفر نئی چالیں چل کر انہیں پریشان کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہتا ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے حکمران امریکہ' برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک کے اشارے پر فتنہ قادیانیت کی مردہ لاش میں روح ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون کو مختلف بہانوں سے ختم کرنے کی سازش میں مصروف ہیں' ہمارے حکمرانوں نے اگر اس قسم کی کوئی غلطی کی تو ان کے تمام ناپاک عزائم کو تحریک چلا کر خاک میں ملا دیں گے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ کفر جب بھی

باقی صفحہ 24 پر

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

رد قادیانیت و عیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 تا 28 شعبان 1420ھ

اساتذہ کرام

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب
- حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- صاحبزادہ طارق محمود صاحب
- حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
- حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
- حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود
- حضرت مولانا خدا بخش صاحب
- حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب
- جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب
- جناب محمد متین خالد صاحب
- جناب محمد طاہر رزاق صاحب

◄ کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلبا کو دیا جائے گا۔ ◄ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں ◄ شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ، کھانا، کاغذ، قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ ◄ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوا دیں۔ طلباً سالانہ امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون : 122[illegible]